اذانِ ثانی نمبر

جولائی/اگست 1986ء

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور
حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

یادگار تاجدار اہلسنت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ
ی دنیا
نگراں
بریلی شری
مہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری قائم مقام مفتیِ اعظم ہند بریلی شری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما — نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

مرکز اہلسنت بریلی شریف سے شائع ہونے والا
مذہبی، علمی، روحانی اور اصلاحی ترجمان

ذیقعدہ و ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ — جولائی اگست ۱۹۸۶ء

ماہنامہ سنی دنیا
بریلی شریف

زیر نظر عاطفت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ

سرپرست اور ناشر و نگراں اعلیٰ اختر رضا خاں قادری ازہری

جلد ۶ — شمارہ ۴ ۵

رجسٹرڈ پوسٹ نمبر بی آر ۱۵۷
R.P. No. B.R. 157

مدیر عبد النعیم عزیزی (علیگ)

ٹیلیفون نمبر ۷۲۱۶۶
72166

اذان ثانی نمبر

ترسیل زر و خط و کتابت کا پتہ
دفتر ماہنامہ سنی دنیا پوسٹ بکس نمبر ۲۳۵
رضا نگر سوداگران بریلی شریف

زر سالانہ پچیس ۲۵ روپے

غیر ممالک سے سو روپے بھارتی سکوں میں

اگر اس دائرہ میں سرخ نشان نظر آئے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا زر تعاون ختم ہو چکا ہے
براہ کرم سال آئندہ کے لئے زر تعاون ارسال فرمائیں

اختر رضا خاں پبلشر نے [illegible] پریس بریلی سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ سنی دنیا رضا نگر سوداگران بریلی سے [illegible]

جھلکیاں

باب سخن ۳ عبدالنعیم عزیزی
کلام امام ۵ اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ
ضیائے قرآن ۶ ادارہ
بہار حدیث ۷ ادارہ
کلام حسن ۸ استاد زمن علیہ الرحمہ
مغربی تہذیب اور علوم اسلامیہ ۹ مولوی زین العابدین نازاں
کلام تاجدار ۱۱ مفتی اعظم نوری نور اللہ مرقدہ
کچھ اپنی اور کچھ اپنوں کی ۱۲ مولوی محمد غوث خاں پرتاپوری
مسئلہ اذان ثانی ۱۶ حضرت مفتی قاضی عبدالرحیم صاحب و دیگر علمائے کرام
نغمۂ تہنیت ۴۱ جناب ممتاز شاہجہانپوری
ورلڈ اسلامک مشن کی رپورٹ ۴۲ علامہ شاہد رضا نعیمی
خبریں اور اعلانات ۴۴

اہم اعلان

حضور علامہ اختر رضا خاں صاحب حج و زیارت سے واپسی کے بعد پروگراموں کی ترتیب دینگے حضرت کے خادم خاص اور مدیر سنی دنیا عبدالنعیم عزیزی کی علالت کے باعث رسالہ و حضرت کے دوسرے اہم کام رکے پڑے ہیں قارئین کرام انکی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

المعلن

منیجر ماہنامہ "سنی دنیا" بریلی شریف

قلم کار حضرات توجہ فرمائیں

- مضمون نگار حضرات اپنے مضامین خوشخط اور ورق کے صرف ایک طرف تحریر فرمائیں کاغذ صاف ستھرا استعمال کریں۔ نیز اغلاط سے پر لئے سیدھے مضامین ارسال کرنے سے قبل کسی کہنہ مشق کو ضرور دکھا لیں۔
- عدم اشاعت کی صورت میں مضمون اسی وقت واپس کیا جائے گا جبکہ جوابی لفافہ یا اس کے مساوی ٹکٹ روانہ کیا گیا ہو۔
- مضمون کو ایک خاص ترتیب سے شائع کیا جاتا ہے۔ مضمون کی اشاعت کے لئے بار بار لکھنے یا زیادہ اصرار کرنے کی زحمت نہ فرمائیں۔
- مضمون میں ادارہ کو حذف و ایجاز کا اختیار ہوگا۔

بابِ سخن

عبدالنعیم عزیزی

لکھنے کو موضوع کی کمی نہیں لیکن کچھ لکھنے کو دل نہیں چاہتا ویسے بھی ہمارے یہاں لکھنے کا رواج کم ہے اور بولنے کا زیادہ اور جو لکھتے ہیں انھیں پڑھنے والے کم ملتے ہیں اور جو پڑھنے والے ہیں وہ لکھنے والوں کے مضامین پر تنقید کم کرتے ہیں لکھنے والے کی تنقید زیادہ کرتے ہیں ـــ تنقید بڑی اچھی چیز ہے یہ ایک مستقل فن ہے اور اس سے لکھنے والے کو حوصلہ اور تحریر کو جِلا ملتی ہے لیکن یہ تنقید جب تنقیص کا روپ دھار لیتی ہے تو جِلا اور حوصلہ دونوں خاک وخون میں لوٹتے پوٹتے نظر آتے ہیں۔

بہر حال اداریہ کے طور پر کچھ نہ کچھ لکھنا ضروری ہے۔ مسئلہ بابری مسجد اور مطلقہ خواتین بل سارے مسئلے ٹھنڈے پڑ گئے لیکن فسادات کی گرم بازاری قائم ہے اور فسادات کا یہ سلسلہ کب تک چلتا رہے گا یہ کسی کو معلوم ہو تو ہو لیکن مسلمان کو تو بہر حال کچھ بھی نہیں معلوم ہے اسلئے کیا کچھ اس پر گذر گئی۔ کیا کچھ اس کے ساتھ ہو رہا ہے یہ سب کچھ جھیل رہا ہے لیکن کھیل وہی کھیل رہا ہے جو غیر اسلامی ہے اور جب تک یہ غیر اسلامی کھیل کھیلتا رہے گا چاہے وہ شطرنج وتاش ہوں یا سیاست اس کے ساتھ ظلم وجبر کا کھیل کھیلا جاتا رہے گا اسے ٹی وی اور ویڈیو۔ نمائش و آرائش، ہوہلہ۔ لیڈری اور بازی گری سے فرصت ہی نہیں ملتی کہ وہ کچھ سوچے۔ اپنے لٹنے۔ کٹنے اور مٹنے کے بارے میں

سو رہا ہے گہری نیند اتنی گہری نیند کہ الصلوٰۃ خیرمن النوم پر بھی آنکھیں نہیں کھلتیں اور جب مسلمان کی نیند اس آواز پر نہ کھلے اگر اسکی نیند کسی اور آواز پر کھل بھی جائے تب بھی وہ کچھ نہیں کر سکتا۔

مسئلہ کا حل اسمبلی اور پارلیمنٹ کی ممبری کے حصول سے ہو سکتا ہے نہ جلسوں اور کانفرنسوں سے اور نہ ہی نوٹوں کے ڈھیر لگا لینے سے اور اسلحوں کو سجا لینے سے۔ مسلمان خوب جانتا ہے کہ جب تک وہ سچے معنوں میں مسلمان نہیں بن جائے گا اس وقت تک اس کا رعب دوسروں پر نہیں پڑ سکتا۔ وہ ہمیشہ ڈرا سہما رہے گا اور مارنے والے اسے مارتے رہیں گے۔ اس کے اسلامی

قانون میں دخل اندازی کرتے رہیں گے لیکن لگتا ہے یہ سب کچھ جانتے ہوئے مسئلہ کا حل سمجھتے ہوئے نہ کچھ جاننا چاہتا ہے اور نہ سمجھنا چاہتا ہے اور جب قوم خود مایوسی میں مبتلا ہو جائے تو اسے حوصلہ کون دے گا۔ آج قطرہ بحرِ بے کراں بننے کو تیار ہے۔ ذرہ خود کو آفتاب کہلوانے پر مصر ہے اور جو آفتاب تھا بحرِ بے کراں تھا اس کی حالت قطروں اور ذروں سے بھی بدتر ہے اور حیرت تو یہ ہے کہ ایسے عالم میں بھی وہ اپنی آنکھوں سے چند قطرے بھی نہیں گراپاتا کہ بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہو کر یہ قطرے دھرتی پر ٹپکا دے تو سدا کے لئے اس کو وقار اور لبوں کو تبسم مل جائے۔

فقیر کو سیاہی کے جو قطرات گرانے تھے گرا دئے آپ اسے چاہیں رسمی تحریر سمجھیں یا خون دل میں ڈوبی ہوئی انگلیوں کی تحریر

اہم اعلان

آپ کے علم میں ہے کہ ۴ر جون ۱۹۸۶ء مطابق ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ کو اہلسنت وجماعت کی دینی مذہبی اور سیاسی سماجی علمی شخصیت آسمانِ تحقیق کے نیرِ اعظم شہبازِ علم وفضل حضرت علامہ غزالیٔ زماں ابوالنجم سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی نوراللہ مرقدہٗ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

گذارش ہے کہ آپ علامہ کاظمی امروہی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں جو تاثرات رکھتے ہیں وہ، اور اگر کوئی اہم واقعہ مناظرہ جو علامہ مرحوم سے متعلق ہو، کوئی ملاقات یادداشت علمی سوال وجواب معلوماتی خط وغیرہ آپ ضرور بالضرور تحریر فرما کر مشکور فرمائیں تاکہ علامہ مرحوم کی سوانح پر جو کام ہو رہا ہے وہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے ہم اس مجموعہ آرائیں ضرور بالضرور شامل کریں گے۔

والسلام سگِ آستانہ عالیہ سعیدیہ کاظمیہ

حافظ محمد جمیل الرحمن سعیدی رضوی غفرلہٗ

دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی ۵

جواب اس پتہ سے بھیجئے۔ عبدالمنان کلیمی

جامعہ فاروقیہ قصبہ بھوجپور ضلع مرادآباد

خوشنودیٔ مفتیٔ اعظم ہند

محبان اہلسنت وعاشقان خواجہ وبرادران رضویت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حضور مفتی اعظم کی دلی خواہش تھی کہ اجمیر شریف میں مرکز اہلسنت پر ایک خانقاہ تعمیر کروائی جائے لہٰذا اب وہ خانقاہ جہاں حضور مفتی اعظم ہند قیام فرماتے تھے دو منزلہ تیار ہو چکی ہے اور ابھی تیسری منزل کی تعمیر نامکمل ہے جو حضرات اس میں شرکت کرنا چاہیں بذریعہ منی آرڈر و ڈرافٹ روانہ کر کے خوشنودی اعلیحضرت ومفتی اعظم ہند حاصل کریں اسی خانقاہ میں اعلیحضرت وحجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خانصاحب ومفتی اعظم ہند ومجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ومفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خانصاحب ومولانا ریحان رضا خانصاحب قیام فرماتے تھے اور آج بھی خاندان وعاشقان خواجہ قیام فرماتے ہیں لہٰذا تمام عقیدت مندان حضرات اس خانقاہ میں قیام فرما کر خوشنودی مفتی اعظم ہند حاصل کریں۔

فقط والسلام۔ دعاگو آستانہ چشتیہ مولوی سید احمد علی رضوی خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند رضوی گلی اجمیر شریف

آہ ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب

حضور حافظ ملت کے مرید خاص اور ضلع گونڈہ کے مجاہد سنیت ومبلغ مسلک اعلیحضرت عالیجناب ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب عزیزی صدر جامعہ انوار القرآن بلرام پور کا انتقال بلاشبہ ایک سانحہ ہے ادارہ سنی دنیا کے ارکان کو ان کے سانحۂ ارتحال کا صدمہ ہے مولائے قدیر ان کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ۔ (مدیر سنی دنیا)

کلامِ امام

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کس بلا کی مے سے ہیں سرشار ہم

پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ زار ہم
یا الٰہی کیونکر اتریں پار ہم

کس بلا کی مے سے ہیں سرشار ہم
دن ڈھلا ہوتے نہیں ہشیار ہم

تم کرم سے مشتری ہر عیب کے
جنس نا معقول ہر بازار ہم

دشمنوں کی آنکھ میں بھی پھول تم
دوستوں کی بھی نظر میں خار ہم

لغزشِ پا کا سہارا ایک تم
گرنے والے لاکھوں ناہنجار ہم

صدقہ اپنے بازوؤں کا المدد
کیسے توڑیں یہ بتِ پندار ہم

دم قدم کی خیر اے جانِ مسیح
در پہ لائے ہیں دلِ بیمار ہم

اپنی رحمت کی طرف دیکھیں حضور
جانتے ہیں جیسے ہیں بدکار ہم

اپنے مہمانوں کا صدقہ ایک بوند
مر مٹے پیاسے ادھر سرکار ہم

اپنے کوچہ سے نکالا تو نہ دو
ہیں تو حد بھر کے خدائی خوار ہم

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم
ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

ان کے آگے دعوئے ہستی رضا
کیا بکے جاتا ہے یہ ہر بار ہم

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ .... بَعْدِ خَوْفِہِمْ اَمْنًا (النور۔ ۵۵)

ترجمہ:۔ اللہ نے وعدہ دیا ہے ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور انھیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لئے جما دے گا ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دیگا

اس آیت میں صالح مسلمانوں کو زمین میں خلافت یعنی حکومت وسلطنت اور قوت واقتدار عطا کئے جانے کا ذکر ہے۔ اس کا مقصد یہی بیان کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ دین حق کو استحکام اور موثر نفاذ ممکن ہی نہیں۔ اس طرح یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ سیاسی انقلاب کے بعد ہی معاشرے سے خوف وغم کی حالت کو بدلا جا سکتا ہے اور اس کی جگہ امن وسلامتی کا ماحول پیدا کیا جا سکتا ہے۔ دین کا تمکن اور استحکام درحقیقت اخلاقی انقلاب ہے اور معاشرے کا خوف وغم کے محرکات سے نجات پاکر امن وآشتی کے ماحول سے ہمکنار ہو جانا ہے۔ اخلاقی اور سماجی انقلاب فی الواقع سیاسی انقلاب کے بعد ہی بپا ہو سکتے ہیں جیسا کہ قرآن حکیم کی اس آیت سے صراحتاً ثابت ہے کہ خلافت ارضی کے حصول کے بعد ہی زمین میں دینی استحکام اور معاشرتی امن بحال ہو سکتا ہے

بہارِ حدیث

ادارہ

★ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ بسند صحیح ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا لا نستعین بمشرک ہم کسی مشرک سے استعانت نہیں کرتے اگر مسلمان سے استعانت بھی ناجائز ہوتی تو مشرک کی تخصیص کیوں فرمائی جاتی ولہذا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وثیق نامی سے کہ دنیاوی طور کا امانتدار تھا ارشاد فرماتے ہیں اَسْلِمْ اَسْتَعِنْ بِکَ عَلٰی اَمَانَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مسلمان ہوجا کہ میں مسلمان کی امانت پر تجھ سے استعانت کروں۔ وہ نہ مانتا تو فرماتے ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے۔

★ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی میں ہے چند قبائل عرب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے استعانت کی حضور والا نے مدد فرمائی۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتاہ رعل وذکوان وعصیۃ وبنی لحیان فزعموا انھم قد اسلموا واستمدوہ علیٰ قومھم فامدھم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (الحدیث)

★ صحیح مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ و معجم کبیر طبرانی میں ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو فرمایا بھلا اور کچھ عرض کی بس میری مراد تو یہی ہے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے۔ قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتیتہ بوضوئہ وحاجتہ فقال لی سل ولفظ الطبرانی فقال یوما یا ربیعۃ سلنی فاعطیک رجعنا الی لفظ مسلم قال فقلت اسألک مرافقتک فی الجنۃ قال اوغیر ذلک قلت ھو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود۔

★ امام بخاری تاریخ میں حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا لا نستعین بالمشرکین علی المشرکین۔ ہم مسلمانوں سے مشرکوں سے استعانت نہیں کرتے۔

کلام حسن

استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا خاں حسن قدس سرہ

محبوب خدا یار ہے عثمان غنی کا

اللہ سے کیا پیار ہے عثمان غنی کا
محبوب خدا یار ہے عثمان غنی کا

رنگین وہ رخسار ہے عثمان غنی کا
بلبل گل گلزار ہے عثمان غنی کا

گرمی پہ یہ بازار ہے عثمان غنی کا
اللہ خریدار ہے عثمان غنی کا

کیا لعل شکر بار ہے عثمان غنی کا
قند ایک نمکخوار ہے عثمان غنی کا

سرکار عطا پاش ہے عثمان غنی کا
دربار دُرر بار ہے عثمان غنی کا

دل سوختو ہمت جگر اب ہوتے ہیں ٹھنڈے
وہ سایۂ دیوار ہے عثمان غنی کا

جو دل کو ضیا دے جو مقدر کو جلا دے
وہ جلوۂ دیدار ہے عثمان غنی کا

جس آئینہ میں نورِ الٰہی نظر آئے
وہ آئینہ رخسار ہے عثمان غنی کا

سرکار سے پائیں گے مرادوں پہ مرادیں
دربار یہ دربار ہے عثمان غنی کا

آزاد گرفتار بلائے دو جہاں ہے!
آزاد گرفتار ہے عثمان غنی کا

بیمار ہے جس کو نہیں آزارِ محبت
اچھا ہے جو بیمار ہے عثمان غنی کا

اللہ غنی حد نہیں انعام و عطا کی
وہ فیض پہ ہے دربار ہے عثمان غنی کا

رک جائیں مرے کام حسن ہو نہیں سکتا
فیضان مددگار ہے عثمان غنی ... کا

مغربی تہذیب اور علوم اسلامیہ

(از: زین العابدین نازاں فیضی گیاوی)

حرفت وصنعت کے اس دور میں جبکہ لوگ آسمانوں پر کمندیں ڈال رہے ہیں زہرہ، مریخ اور عطارد پر اپنا نشیمن بنانے کا خواب دیکھ رہے ہیں مولوی بیچارہ گوشۂ عافیت میں آرام سے بیٹھا سوچ رہا ہے کہ ہم کدھر جائیں۔ ساری کائنات ہماری ہے ہم اپنے اقتدار کا نشیمن اگر کہکشاں پر بنانا چاہیں تو کہکشاں پر ہمیں جانے کی ضرورت نہیں۔ کہکشاں خود ہمارے پاس چلی آئے گی عطارد اور مریخ پر اگر ہم قدم رنجہ فرمانا چاہیں تو اس کے لئے ہمیں عطارد اور مریخ پر جانے کی زحمت اٹھانا نہیں پڑے گی عطارد اور مریخ خود ہی ہمارے پاس کشاں کشاں چلے آئیں گے

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں   یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

پھر وہ باہر کا جھگڑا ہم پہ ہنستا کیوں ہے۔ بیرسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ قوم مسلم آج اسلئے پچھڑی ہوئی ہے کہ تعلیمی میدان میں یہ اور قوموں سے پیچھے ہے۔ صنعت وحرفت کے میدان میں یہ مسلمان قوم اسلئے آگے نہیں بڑھ پاتی کہ یہ انگریزی تعلیم میں دوسری قوموں کے دوش بدوش نہیں۔ اس نعرے نے یہ اثر کیا کہ راتوں رات مسلمانوں کے بچے دوسرے جنٹل مینوں کی طرح کھڑے ہوکر پیشاب کرنے لگے۔ پاجامہ لنگی پہنتے تھے تو بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے اب پتلون اور وہ بھی اتنی تنگ پتلون کہ معلوم ہوتا ہے کہ پہن کر سلی گئی ہے بالکل چست اب ایسی صورت میں پتلون والے بابو بیٹھ کر کس طرح پیشاب کرسکتے ہیں۔ سوچنے کی بات ہے سوائے کھڑے ہوکر موتنے کے اور کوئی چارہ ہی نہیں۔ استنجا جہاں تک لینے کا سوال ہے اب کھڑے کھڑے کیا استنجا لیا جائے خواہ مخواہ استنجا کا پانی زمین پر گرکر سب کپڑے کو خراب کرے گا۔

چلئے انگریزوں کا مقصد پورا ہوگیا۔ گھی کے دیئے جلائیں وہ اپنے شبستانوں میں۔ ایک نے کہا یار! انگریزی تعلیم ہمیں کہاں سے کہاں لے آئی۔

وہ اندھیرا ہی بھلا تھا کہ قدم راہ پہ تھے   روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور ہمیں

دوسرے نے کہا۔ تم نہیں سمجھوگے ابھی دیکھتے جاؤ اور کون کون تباہیاں آتی ہیں اپنے دامن میں مولوی کو تو لوگ آج خوب حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں تو کیا مولوی حقیر ہوگیا۔ میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ مولوی آج بھی دنیا کی سب سے معزز ترین شخصیت کا نام ہے۔ اور پھر جب مولوی کا یہ حال ہے تو مولانا لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ مشائخ کرام کس منصب عظمیٰ پر فائز ہوں گے۔

کوئی اندازہ کرسکتا ہے ان کے زور بازو کا   نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

"یہ تو تم ٹھیک کہہ رہے ہو دوست! مگر مولوی لوگوں میں بھی تو آجکل کچھ بناسپتی مولوی نکلے ہوئے ہیں یعنی جعلی مولوی، یہ تو دین کا کباڑہ کرنے پر کمربستہ ہیں۔ گلی گلی نگر نگر کلمہ پڑھا پڑھا کے مسلمانوں کو گمراہ کرتے پھر رہے ہیں"۔

بات انگریزی زبان کی چل رہی تھی یہ درمیان میں جعلی مولویوں کی بات کہاں سے آگئی یا نہیں کئی لائی گئی ہے۔ یہ جعلی مولوی بھی تو آخر انگریزوں ہی کے ریزہ خوار ہیں، سعودی ریال کہو یا انگریز بہادر کے ڈالر کیا فرق پڑتا ہے۔

خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

انگریزی تعلیم کے ہم دشمن نہیں مگر اس وقت دشمن ہم ضرور بن جاتے ہیں جب انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ انگریزی تہذیب و تمدن اور اس کے کلچر کو اپنا کر مسلمانوں کو نیچری بنتا ہوا دیکھتے ہیں۔

او نٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی۔ تباہی کے دہانے پر پہنچ کر بھی آج مسلمانوں کو ہوش نہیں آرہا ہے کہ جس راستے کا تعین انہوں نے کیا ہے وہ سوئے منزل جاتا ہے یا دونوں جہان کی مصیبتوں کی گہری کھائی کی طرف۔ مولوی بیچارہ دنیا سے الگ تھلگ امن و سکون کی زندگی گذارتے ہوئے وعظ و نصیحت کی محفلوں میں اللہ اللہ کرتا ہے یا نبی آخرالزماں، پیغمبر انس و جاں رسول دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کے نغمے گاتا ہے تو لوگ کہتے ہیں دودھ مالیدہ کھینچتا ہے، کھینچے گا نہیں، اس پر اللہ کی رحمت ہے

تم تو اسلامی تہذیب و تمدن جیسی نعمت عظمیٰ کو چھوڑ کر نجس چیزوں پر منھ مارتے پھر رہے ہو، برطانیہ کا تمدن اپنا لیا ہے یورپ کی تہذیب سے شادی رچالی ہے۔ دودھ مالیدہ کون کھائے گا وہ نہ تم

سچ کہا اکبر الہ آبادی نے۔

ہم ایسی سب کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جس کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

امن و سکون کی زندگی گذارنے کے لئے ضروری ہے کہ آدمی انگریزی تو پڑھے مگر انگریزوں کا تمدن ان کی تہذیب اور طور طریقہ اور ان کے پوشاک و لباس کی جگہ اپنا وہی اسلامی رکھ رکھاؤ، اسلامی بول چال اور اسلامی تہذیب و تمدن اور ان سب سے بڑھکر اسلامی تعلیم کو اپنائے۔ ورنہ وہ دن دور نہیں جب مسلمانوں کا صرف ڈھانچہ رہ جائے گا اور باقی سب کچھ وہ ہوگا جس کو اسلام سے قطعی کوئی لگاؤ نہیں ہوگا۔

•

حضرت خالد بن ولید کیا انگریزی پڑھے ہوئے تھے بلکہ ان کے مقابلے میں انگریزی تعلیم اور انگریزی تہذیب تمدن سے لیس ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں عیسائی فوج تھی اور دوسری طرف یہ اسلام کا مجاہد جسکی آنکھوں میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا خمار موجیں لے رہا تھا عشق رسول کی چنگاری اسکی نس نس میں بھری ہوئی تھی۔ عیسائی قوم نے جب دیکھا کہ اس طرح ہم ان سے کسی قیمت پر بازی نہیں لے جاسکتے تو انھوں نے لڑائی کا میدان بدل دیا۔ ہمارے قلوب سے پہلے نور ایمان کو چھین لیا اور پھر عشق محمدی سے اتنا ہیں ہٹا کر دیا کہ آج ایک اسرائیل کتنے عربوں کو پیٹ رہا ہے دنیا کے کونے کونے میں مسلمان ذلت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

نظر آتی ہے گلشن میں ہوا ناسازگار اپنی
گل باغ خلیلی بھیجدے باد بہار اپنی

کلامِ شہزادہ

حضور مفتیٔ اعظم مصطفےٰ رضا خاں نوری نور اللہ مرقدہٗ

کہ وہ خود آپ کا طالب ہوا ہے

حقیقت آپ کی حق جانتا ہے
وہ وہم و فہم سے آقا ورا ہے

کچھ ایسا آپ کو حق نے کیا ہے
کہ خود وہ آپ کا طالب ہوا ہے

بلند اتنا تمہیں حق نے کیا ہے
کہ عرشِ حق بھی زیرِ پا ہے

جو اوروں کی علو و انتہا ہے
وہ سرکاری علو کی ابتدا ہے

خدا کی ذات تک تو ہی رسا ہے
کسی کا بھی یہ عالی مرتبہ ہے

نہ ہے تم سا نہ کوئی ہوگا آگے
نہ اے آقا کوئی تم سا ہوا ہے

ملائک ہیں رسل ہیں انبیا ہیں
کوئی عرشِ علا تک بھی گیا ہے

تعالیٰ اللہ تیری شانِ عالی
جلالت شان کی کیا انتہا ہے

نکالی زورقِ خورشید ڈوبی
اشارے سے قمر ٹکڑے کیا ہے

تمہیں ہو دوسرا ہیں سب سے بالا
بس اک اللہ ہی تم سے سوا ہے

تری صورت سے ہے حق آشکارا
خدا بھاتی تری ہر ہر ادا ہے

مظالم کر لیں جتنے ہو دیں ظالم
نہ کر غم نوری کہ اپنا بھی خدا ہے

کچھ اپنی اور کچھ اپنوں کی

جناب محمد غوث خاں حامدی رضوی قادری خلیفہ سرکار
مفتیٔ اعظم علیہ الرحمہ

شاہجہانپور۔ مرکز اہلسنت بریلی شریف سے متصل ایک تاریخی شہر ہے جسے ایک خدارسیدہ اور علم دوست بادشاہ نے آباد کیا تھا۔ اس مردم خیز شہر نے علماء صلحاء اولیاء، مفکرین و مدبرین اور بڑے بڑے سورماؤں کو جنم دیا ہے جنہوں نے قوم و ملت اور ملک و انسانیت کی اہم خدمات انجام دی ہیں۔ لیکن افسوس آج اس سرزمین پر کچھ ایسے افراد بھی پیدا ہو گئے ہیں جو حق گوئی کے ماتھے پر کلنک ہیں اور یہ باطل پرست سادہ دل مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھانس کر گمراہ کرنے کی ہر ممکن کوشش میں مصروف ہیں۔

زیادہ افسوس اور حیرت تو اس بات پر ہے کہ اپنے آپ کو نوری کہنے والے بھی ناریوں کی صف میں بیٹھ کر نور بولے پر پتھر اچھالنے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کرنے اور سنت نبوی کو پامال کرنے میں پیش پیش ہیں۔

ایک شاعر نے قرآن کریم اور حدیث قدسی کے سراسر خلاف اپنی شاعری کے زعم میں یہ شعر کہہ ڈالا ؎

باطل ہے اصطلاح طلوع و غروب کی گردش میں ہے زمیں شہ خاور کے آس پاس

اور جب مفتی اعظم علامہ اختر رضا خاں صاحب نے اس شعر کو سن کر اس کے شرعاً غلط ہونے کا حکم لگایا اور ساتھ ہی ساتھ شاعر پر توبہ کا بھی حکم صادر فرمایا تو اس شاعر نے اپنے انا کی خاطر اللہ و رسول کے فرمانے کو بھی بالائے طاق رکھ دیا۔ حکم شرع سے روگردانی کی اور بالآخر اس کے

جھوٹے عقیدہ اور فرضی عقیدت کی بھی قلعی کھل گئی۔

مفتیٔ اعظم موصوف سے جس مجلس میں مندرجہ بالا شعر کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا اسی مجلس میں یہ بھی معلوم کیا گیا کہ جمعہ کے دن اذان ثانی کہاں سے پڑھی جائے؟

حضرت نے بالتفصیل وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعہ کی اذان ثانی ہو یا کوئی اور اذان سب خارج مسجد ہی پڑھی جائیں گی کیونکہ اذان تو اعلان نماز ہے اور اعلان اندر نہیں باہر کیا جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اذان ثانی اندر پکارنا سراسر نادانی اور خلاف شرع ہے۔ اس مردہ سنت کو سیدنا اعلیٰ حضرت نے زندہ فرمایا اور آج بھی جہاں جہاں یہ اذان اندرون مسجد پکاری جاتی ہے وہاں اسے خارج مسجد پڑھوانی چاہیے۔ مردہ سنت کو زندہ کرنے کا ثواب سو شہیدوں کے برابر ہے۔

شاہجہانپور سے حضرت کی واپسی کے بعد شاہجہانپور کے کچھ مخلص احباب جیسے مولانا انتظار القادر کے صاحب جناب محبوب انجم صاحب لودی پوری جناب حمایت اللہ صاحب رضوی، جناب فراست اللہ خاں صاحب رضوی وجناب اختر حسین صاحب رضوی وغیرہم کی تحریک پر شہر کی چار پانچ مسجدوں میں اذان ثانی خارج مسجد ہونے لگی۔ شہر کی دیگر مساجد کے ائمہ نے بھی یہ فیصلہ کرلیا کہ آئندہ جمعہ سے وہ بھی اپنی اپنی مسجدوں میں یہ اذان خارج مسجد ہی کہلوائیں گے۔ مگر وائے حسد و منافقت امام جامع مسجد جو شروع سے اپنی مسجد میں یہ اذان اندرون مسجد کہلواتے رہے اور مسئلہ جان لینے کے بعد بھی اپنی ضد پر اڑے رہے انھوں نے اس سنت کے خلاف تحریک چلانی شروع کردی اور اشتعال انگیز تقریروں سے بھولے بھالے عوام کو گمراہ کرنا شروع کردیا اور سیدنا اعلحضرت پر کیچڑ اچھالے۔ حضرت علامہ اختر میاں صاحب کو برا بھلا کہا اور بریلی و بدایوں کے مقدمہ کی روداد (من گھڑت) سنانی شروع کردی اور جس طرح دجل و فریب سے کام لے سکتے تھے سب ہتھکنڈے اپنا کر سازگار ماحول کو پراگندہ کردیا۔ بریلی و بدایوں کے مقدمے کی حقیقت سب کو معلوم ہے کہ اس میں شکست بدایوں والوں کو ہوئی تھی۔ (یہ مقدمہ ۱۳۳۶ھ میں ہوا تھا۔ مولوی سخاوت حسین ساکن قاضی ٹولہ بدایوں بنام مولوی احمد رضا خاں بریلی)

اس کی تمام مثلیں آج بھی موجود ہیں جو حضرات اس سلسلہ میں معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ حضرت علامہ سید مصطفیٰ حیدر حسن میاں صاحب قبلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ مارہرہ مطہرہ سے آج بھی حقیقت جان سکتے ہیں۔ حضرت قبلہ

کو مقدمہ کے، تمام روئداد، فیصلہ کی تاریخ، جج کا نام اور دیگر تفصیلات آج بھی زبانی حفظ ہیں اور سارے دستاویزات ان کے پاس موجود ہیں۔

امام جامع مسجد شاہجہانپور نے عوام کو خوب خوب گمراہ کیا اور ایک گمنام مولوی مسمّی ریاست علی کو علامہ ظاہر کر کے عوام سے یہ بھی بتایا کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنی کتاب جامع الفتویٰ میں یہ ثابت کیا ہے کہ اذان ثانی مسجد کے اندر ہی ہونا چاہیئے۔

مولوی ریاست علی پہلے سیدنا اعلیٰحضرت کے نیاز مندوں میں تھے لیکن شیطان نے ان پر ایسا داؤں پھینکا کہ نام اور دام کے لوبھ میں یہ وہابیوں سے جا ملے اور جامع الفتویٰ نامی کتاب لکھ ڈالی اور دہلی و فرنگی محل کے گیارہ علماء سے اس پر تصدیقی دستخط بھی کرالئے۔ شاہجہانپور کے عوام تو عوام خواص بھی ان مولوی صاحب کے نام سے واقف نہیں ہیں اور نہ ہی انھیں یہ معلوم ہے کہ ان حضرت جی کی قبر کہاں ہے؟

بہر کیف شاہجہانپور کے حق پسند احباب نے اس کتاب کو تلاش کر کے مسئلہ اذان ثانی والے صفحات کی فوٹو کاپی کرا کر ایک استفتاء قائم کیا اور مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت چونکہ اس موقع پر پاکستان کے سفر پر جا رہے تھے لہذا ان کے حکم سے یہ استفتاء حضرت ہی کے مرکزی دار الافتاء کے مفتی حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب بستوی کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

امام جامع مسجد نے اذان ثانی کے مسئلہ پر ایسی شدت اختیار کی اور ایسی ضد پکڑی کہ قتل و فساد پر آمادہ ہو گیا اور امیر احمد تلیا پوری کے جان کے لالے پڑ گئے مگر بزرگانِ دین کے کرم سے ان کا بال بھی بیکا نہ ہو سکا۔ امام جامع مسجد کے اشارے پر اس کے گرگوں نے اسی محلہ کی ایک دوسری مسجد کے سنی العقیدہ اور نیک نفس امام حافظ طفیل محمد صاحب کو زد و کوب کر کے مسجد کی امامت چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔

امام جامع مسجد آج بھی فتنہ و شر پھیلانے اور منافقت کو فروغ دینے میں پیش پیش ہیں۔ جب ان کو مسئلہ اذان ثانی پر گفت و شنید کے لئے دعوت دی جاتی ہے تو بھاگ لیتے ہیں۔ عوام پر ان کی حقیقت خوب کھل گئی ہے لیکن امام کے ساتھ کچھ ایسے عناصر ہیں جو عوام کو کھل کر اذان ثانی کے معاملہ پر عمل کرنے سے روک دیتے ہیں۔

یہ امام اور اس طرح کے دیگر ائمہ اور نام نہاد مولوی صاحبان جنہوں نے بظاہر سنیت کا لیبل لگا رکھا ہے۔ اور جو وہابیوں، مودودیوں، رافضیوں قادیانیوں کو کافر بھی کہتے ہیں اور میلاد و فاتحہ اور نذر و نیاز کے بھی قائل ہیں

صرف شکم پروری اور نفس پرستی کی خاطر منافقت کا رنگین جال لئے بکھر رہے ہیں۔
افسوس! یہ اپنے ہو کر بھی بیگانے ہو گئے ہیں ــــ یہ نام نہاد سنی خود کو علامہ و مفتی سمجھنے والے نام نہاد امام و مولوی ـ یہ دین و ملت اور عقیدہ و مسلک کے لئے نہایت خطرناک ہیں عوام ایسے فریبیوں سے ہوشیار رہیں۔ خدا ان کے فتنہ و شر سے ہر سنی کو محفوظ رکھے آمین! بجاہ سید المرسلین علیہ تحیۃ والثناء

اسی طرح کے دو اماموں سے جن میں ایک شہر بریلی کے ہیں اور ایک بریلی شریف سے متصل دوسرے شہر کے وہ اذان ثانی کے مسئلہ میں فتوی حق تو اعلیٰ حضرت ہی کا سمجھتے ہیں لیکن ایک صاحب متولی کے خوف سے محض امامت کی ملازمت اور پیٹ کی خاطر اس پر عمل کرنے اور فتوی پر تصدیق کرنے سے گریز کر گئے اور ایک صاحب صرف اپنی ضد اور شان و انا کی خاطر اندرون مسجد ہی اذان کہلوا رہے ہیں۔ عوام دیکھ لیں ان اماموں کی ضد اور حکم شریعت سے ان کی روگردانی۔

نوٹ:۔ فقیر نے مفتی اعظم علامہ اختر رضا خاں صاحب سے درخواست کی تھی کہ رسالہ سنی دنیا، جولائی اگست کے شمارے میں اذان ثانی کا فتوی (جسے حضرت مفتی قاضی عبدالرحیم صاحب نے لکھا ہے اور جس پر ملک کے مشاہیر علماء و مفتیان کرام کی تصدیقات ہیں) شائع کرا دیجئے۔ حضرت نے محب گرامی جناب مولانا عبدالنعیم صاحب عزیزی کو اس سلسلہ میں حکم دیا لہٰذا محب موصوف جولائی اگست کے شمارہ کو "اذان ثانی نمبر" کی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ فقیر نے عزیزی صاحب سے درخواست کی تھی کہ اذان ثانی کے سلسلہ میں اداریہ بھی لکھ دیں لیکن دیگر مصروفیات اور علالت کے باعث وہ نہ لکھ سکے۔ فقیر کا یہ مضمون جو کہ سچائی پر مبنی ہے۔ حاضر خدمت ہے۔

چیلنج

اگر کوئی مولوی یا امام مسجد مجمع عام میں یہ ثابت کردے کہ جمعہ کی اذان ثانی اندرون مسجد صحابہ کرام سے فلاں حدیث میں ثابت ہے تو وہ مجمع عام میں ایک ہزار روپیہ کا نقد انعام فقیر سے حاصل کرے۔

مقدمہ بریلی و بدایوں میں بریلی والوں کی شکست اور حدیث سے اذان ثانی کا اندرون مسجد ہونا اگر کوئی ثابت کردے تو دو ہزار روپے نقد انعام۔

ثابت کرنے والے کو اگر فقیر کے سامنے شرم آتی ہو تو مندرجہ ذیل پتوں پر انعام حاصل کرسکتا ہے بشرطیکہ چیلنج قبول کرکے ثابت کرے۔

(۱) مولانا انتظار القادری خلیفہ و جانشین مفتی اعظم شاہجہانپور
(۲) جناب حمایت اللہ ہوٹل والے شاہجہانپور (۳) مولانا اختر حسین صاحب شاہجہانپور۔ (۴) مولانا امیر احمد صاحب تلیاپور بریلی شریف
(۵) حاجی عبدالقیوم سوئیوں والے سیلانی بریلی شریف
(۶) صوفی اقبال احمد رضوی کتب خانہ بازار صندلخاں بریلی شریف

استفتاء مرسلہ از بریلی

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اذان ثانی یوم الجمعہ جس وقت کہ امام خطبہ پڑھنے کے واسطے منبر پر بیٹھتا ہے داخل مسجد ہونا چاہیے یا خارج مسجد بینوا توجروا

حامداً ومصلیاً

الجواب واللہ سبحانہ للموفق للصواب

آگاہ ہونا چاہیے کہ بعض محدثین شافعیہ مذہب نے ایسی حدیثیں کتب صحاح ستہ وغیرہ میں جمع کی ہیں کہ غالباً کوئی باب تعارض خالی نہ ہو جو کتب صحاح ستہ وغیرہ کا تتبع کئے ہوئے ہو تو اس کو بخوبی معلوم ہے کہ صدہا حدیثیں احکام کے باب میں متعارض اور باہم مخالف فی الحکم ہیں اور ان بزرگوں نے بلا دفع تعارض اور بلا تنقیح نقل کردیں یہ نہیں بیان فرمایا کہ کونسی حدیث اس میں ناسخ ہے اور کونسی حدیث منسوخ ہے اور کونسی حدیث صحیح ہے اور کونسی ضعیف ہے اور کونسی حدیث مقدم ہے اور کونسی مؤخر اور کونسی ماؤل ہے اور کونسی حدیث شافعی مذہب کی معمول بہ ہے اور کونسی حنفی مذہب کی اور کونسی مالکی مذہب کی اور کونسی حنبلی مذہب کی۔ حالانکہ صدہا شارحین نے سعی بلیغ فرمائی، حتی الامکان تنقیح اور تحقیق احادیث فرمائی مگر ہنوز تنقیح اور تحقیق کامل نہ ہوسکی اور الحق کہ یہ کام بغیر ائمہ مجتہدین کے ممکن بھی نہیں علم حدیث ایسا عمدہ فن ان بزرگوں نے مخالف اور متعارض حدیثوں کو جمع کرکے علم حدیث کو مقلدین پر مشکوک کردیا کاش کہ صرف اپنی ہی مذہب کی بلا تعارض احادیث جمع کردیتے ہوتی تو شافعیہ مذہب والوں کو تو آسانی ہوجاتی مگر ان بزرگوں کو بھی حق سبحانہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ دور اور ورد حدیثوں سے تبرک حاصل کرنے کے لئے کوئی متعارض حدیثیں یوں جمع کردینا مفید ہوا اور نیز باعث برکت بھی اور علاوہ اس کے اور بھی ان کا کوئی مقصود خیر ہو البتہ استنباط احکام کے واسطے ہم مقلدوں کو مفید نہیں استنباط احکام تو ائمہ مجتہدین کرچکے اور نیز یہ کام ختم ہوگیا، ہم مقلدوں کا یہ پابند نہیں کہ احکام کتب احادیث سے استنباط اور اخراج کریں بلکہ یہ فن ایسا مشکل ہے کہ ائمہ مجتہدین میں بھی استنباط احکام میں اختلاف ہوگیا اور ہم کو تقلید اپنے امام کی لازم ہے اور مسئلہ اور حکم فقہ کی کتب معتبرہ سے نکالنا چاہیے فی الدر المختار واما نحن فعلینا اتباع ما رجحوہ وما صححوہ کما لو افتوا فی حیاتہم انتہی، ھکذا فی فتاوی الخیریۃ۔

پس اسی طرح اذان ثانی یوم الجمعہ کی جو بوقت خطبہ پڑھنے کے کہی جاتی ہے اس میں بھی محدثینوں کا اختلاف واقع ہے۔ صحیح بخاری میں تو یوں نقل فرمایا ہے حدثنا آدم قال حدثنا ابن ذیب عن الزہری عن السائب بن یزید قال کان النداء یوم الجمعۃ اولہ اذا جلس الامام علی المنبر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثالث علی الزوراء انتہی۔ ترمذی میں ہے حدثنا احمد بن منیع نا حماد بن خالد الخیاط عن ابی ذئب عن الزہری عن السائب بن یزید قال کان الاذان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وابی بکر و عمر اذا خرج الامام اقیمت الصلاۃ فلما کان عثمان زاد النداء الثالث علی الزوراء انتہی اور ابوداؤد میں ہے ان الاذان کان اولہٗ حین یجلس الامام علی المنبر یوم الجمعۃ فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر و عمر فلما کان خلافۃ عثمان وکثر الناس امر عثمان یوم الجمعۃ بالاذان الثالث واذن بہ علی الزوراء الخطیب الامر علی ذلک اور نیز دوسری حدیث بھی ابوداؤد نے نقل فرمائی ہے۔ عن محمد بن اسحاق عن الزہری عن السائب بن یزید قال کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر و عمر انتہی اور بعض احادیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت سے زیادتی اذان اول یوم الجمعہ کی ثابت ہے اور بعض حدیث سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت سے زیادتی اذان اول یوم الجمعہ کے ثابت ہے چنانچہ عینی شرح صحیح بخاری میں ہے ووقع فی تفسیر جویبر عن الضحاک عن برد بن سنان عن مکحول عن معاذ بن عمر ھو الذی زادہ فلما کانت خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ وکثر المسلمون امر مؤذنین ان یؤذنا للناس بالجمعۃ خارجہ فی المسجد حتی یسمع الناس الاذان وامر ان یؤذن بین یدی کما کان یفعل المؤذن بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدی ابی بکرۃ قال عمر اما الاذان الاول فنحن ابتدعناہ لکثرۃ المسلمین انتہی۔

پس احادیث میں اختلاف واقع ہوا، بعض احادیث سے تو ثابت ہے کہ جب امام منبر پر بیٹھے جب اذان دی جاتی تھی۔ اور بعض حدیث سے ثابت ہے کہ جب امام خروج کرے اور نماز قائم کی جائے اس وقت اذان دی جاتی تھی اور بعض حدیث میں بباب المسجد کی قید واقع ہے اور اکثر احادیث میں علی باب المسجد کی قید نہیں اور نیز علی باب المسجد کے معنی مرادی میں بھی چند احتمال ہیں۔ دروازہ کے اوپر بھی ہونا اذان کا ثابت ہوتا ہے یعنی اس کی چھت پر اور دروازہ کے باہر کی طرف بھی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ دروازہ کے اندر کی طرف بھی ہونا ثابت ہوتا ہے اور خارج مسجد بھی مراد ہوسکتی ہے۔

پس سنت کی جگہ صاف طور پر متعین نہیں ہوئی اور پھر حدیث کے حکم کی بھی تصریح نہیں کہ اس کے ترک سے حرمت لازم آتی ہو یا کراہت تحریمی یا کراہت تنزیہی لازم آتی ہے یا ترک اولی کیونکہ ہر ترک سنت سے مکروہ ہونا لازم نہیں پس جبکہ احادیث اور اس کے معنی اور حکم میں اختلاف واقع ہوا اور ہم مقلدوں کا مسئلہ اور حکم حدیث سے استنباط اور اخراج کرنے کا منصب اور کام نہیں، اسلئے مقلد کو رجوع کرنا طرف فقہ حنفی کے کرنا چاہیئے۔ کتب معتبرہ حنفی میں اذان ثانی یوم الجمعہ کا ہونا بین یدی المنبر یا امام آیا ہے اور نیز عند المنبر آیا ہے اور علی المنبر آیا ہے اور قریب ممبر بھی آیا ہے اور ہرچند کہ لفظ بین یدی قریب اور بعید دونوں کو عام سہی لیکن لفظ عند المنبر اور علی المنبر اور قریب منبر جو کہ فقہاء معتبرین سے ثابت ہے اور دلیل قوی بلکہ تصریح ہے۔ اس امر کی کہ بین یدی سے بھی مراد قریب منبر ہے نہ خارج مسجد فی الھدایہ واذا صعد الامام المنبر جلس واذن المؤذنون بین یدی المنبر بذلک جری التوارث انتہی وفی

عالمگیری فی باب الاعتکاف لکن یخرج فی وقت یمکنہ ان یاتی الجامع فیصلی اربع رکعات قبل الاذان عند المنبر انتہی وفی الکفایۃ وذکر فی باب الاذان من المبسوط واختلفوا فی الاذان المنبر الذی یحرم عندہ البیع ویجب السعی الی الجمعۃ فکان الطحاوی یقول ھو الاذان عند المنبر بعد الخروج الامام فانہ ھو الاصل الذی کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکن لذلک فی عہد ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما فلما کثر الناس فی عہد عثمان رضی اللہ عنہ زاد الندا علی الزوراء ای الصومعۃ وروی الحسن عن ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ ان المعتبر فی وجوب السعی وحرمۃ البیع الاذان علی المنارۃ لانہ لو انتظر الاذان عند المنبر لفوتہ رواء السنۃ واسماع الخطبۃ ربما لفوتہ الجمعۃ اذا کان بیتہ بعید امن الجامع ھکذا فی المبسوط مطبوعہ مصر فی صفحہ ۱۳۴ وایضاً فی جامع الرموز اذا جلس الامام علی المنبر اذن ثانیا بین یدی بین الجهتین المسامتین لیمین المنبر او الامام او یسارہ قریباً منہ انتہی۔ وایضا فی الخلاصۃ و یکرہ البیع والشراء یوم الجمعۃ اذا اذن المؤذن والاذان المنبر اذان الخطبۃ فی النصف الاول فی المقصورۃ ومنہم من قال مایلی المقصورۃ وبہ اخذ الفقیہ انتہی لعد مراد مقصورہ سے وہ بیت ہے جو بیت داخل دیوار قبلہ کی جانب کی ہے فی بحر الرائق ان مرادھم بالمقصورۃ بیت داخل الجدار القبلی لیست الخطیب فی مسجد دمشق الذی یخرج منہ الخطیب فالظاھر ان ملوکہم کانوا یصلون فیہ خوف من الاعداء یمکنون الناس من الدخول فیہ انتہی وایضاً فی فتاوی عالمگیری وقال الطحاوی یجب السعی ویکرہ البیع عند اذان المنبر وقال الحسن بن زیاد والمعتبر ھو الاذان علی المنارۃ والاصح ان کل اذان یکون قبل الزوال فھو غیر والمعتبر اول الاذان بعد الزوال سواء کان علی المنبر او علی الزوراء کذا فی الکافی انتہی اور کافی کے باب میں علامہ شامی نقل فرماتے ہیں واعلم ان من کتب مسائل الاصول کتاب الکافی للحاکم الشہید وھو کتاب معتمد فی نقل المذھب انتہی اور نیز مبسوط بھی کتب ظاہر الروایۃ سے ہے فی رد المحتار وکتب ظاہر الروایۃ کتب محمد الستہ المبسوط والزیادات الخ وایضاً رد المختار الفتوی اذا اختلف کان الترجیح بظاھر الروایۃ انتہی وایضاً فیہ یحل الافتاء بقول الامام بل یجب وان لم یعلم من این قال انتہی۔ وایضاً فی لکن الغالب الشائع فی ظاھر الروایۃ ان یکون قول الثلاثۃ انتہی وفی فتاوی الحامدیہ یحل آیۃ اوجز یخالف قول اصحابنا یحمل علی النسخ او التاویل او الترجیح علی ما صرح بہ فی الکشف اذا کان حدیث مخالفاً لما ذھب الیہ ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالی لعل یجوز ان یقال انہ لم یبلغ قالوا لا لانہ وجدہ غیر صحیح او مولا انتہی وایضاً رد المختار فقد صح عنہ قال اذا صح الحدیث فھو مذھبی ولا یخفی ان ذلک لمن کان اھل للنظر فی النصوص ومعرفۃ محکمہا من منسوخہا انتہی ملخصاً

پس جبکہ ثابت ہوتی کتب ظاہر الروایۃ سے یہ بات کہ اذان ثانی یوم الجمعہ عند المنبر یا علی المنبر ہوا

کرلی تھی کہ جس سے قریب منبر کھلا ہوا ثابت ہے اسی وجہ سے صاحب جامع الرموز نے ظاہر کردیا کہ قریب منبر اور نیز صف اول میں جو کہ متصل حجرہ کے ہے اذان خطبہ کی ہونا ثابت ہے اور اب اس کے خلاف کرنا اور خارج مسجد اذان مذکور دلانا بعید از انصاف ہے اور عدم رعایت مذہب اور روایات حنفیہ اگر کوئی یہ کہے کہ مسجد میں اذان دینا تو فقہاء نے ممنوع لکھا ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ مطلق اذان کا دینا فقہاء نے ممنوع نہیں لکھا ہے بلکہ بعض فقہاء نے اذان فرض صلاۃ خمسہ کو کہ جو اعلام غائبین کے لئے ہوتی ہے مسجد میں ممنوع لکھا ہے۔ نہ ہر اذان کو اور نہ جمعہ کے روز، حدیث شریف سے تین اذانوں کا ہونا ثابت ہے یعنی اقامت کو بھی اذان ثابت فرمایا ہے تو بنا بر آں تینوں اذانیں خارج مسجد ہونا چاہیے اور داخل مسجد ممنوع اور مکروہ ولم یقل بہ احد ولم ینقل من احد فی صحیح بخاری کان النداء یوم الجمعۃ اولہ اذا جلس الامام علی المنبر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثالث علی الزوراء انتہی۔ قال فی العینی علی قولہ زاد النداء الثالث انما سمی ثالثا باعتبار کونہ مزیدا لان الاول ھو الاذان عند جلوس الامام المنبر والثانی ھو الاقامۃ للصلاۃ عند نزولہ والثالث عند دخول وقت ظہر انتہی۔ اور تفسیر القاری میں ہے ہر گاہ جو د جمعہ در ایام خلافت عثمان و بسیار شد قوم مردم امر کرد عثمان، بروز جمعہ باذان سوم پس اذان دادہ شدہ بموضع زوراء پس ثابت ماخذ امر اذان بر آں سہ بار انتہی۔ وفی فتح القدیر وتسمیۃ ثالث لان الاقامۃ تسمی اذانا انتہی۔ اور نیز ممکن ہے یہ امر کہ اذان بروز جمعہ عند الخطبہ زمانہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں دروازہ مسجد پر ہوتی ہو کیونکہ یہ بھی اذان اعلاماً للغائبین بھی تھی جب کہ کثیر ہوئی آدمی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس اذان کو واسطے اطلاع سکوت اور احضار ذہن الذکر والموعظۃ عند المنبر کرا دیا ہو یا برعکس اور شرح سفر السعادۃ میں تو یوں لکھا ہے کہ بعض محققین گفتہ اند کہ ہمیں اذان را کہ عثمان بر زوراء امر فرمودہ بود ہشام بن عبد الملک از المسجد نقل کردہ انتہی۔ پس اس بناء پر تو کچھ نزاع ہی نہ رہا اور نیز یہ کہ دونوں اذانوں سے مقصود علیحدہ علیحدہ ہے ایک سے اعلام غائبین دوسری سے اطلاع سکوت کے واسطے خطبہ سننے کے فی جامع الرموز اما الاول للاعلام وبما قبل السنۃ والخطبۃ لاحیاء الاحکام انتہی۔ تو اذان اول کے واسطے اعلام غائبین کے ہے وہ خارج مسجد بلکہ بلند جگہ پر ہونا اولی ہے اور اذان ثانی جو واسطے غرض ساکت کرنے حاضرین کے ہے وہ داخل مسجد مناسب اور اولی ہے۔ ورنہ تحصیل حاصل ہوگی اور مقصود بھی فوت ہوگا یا اور نیز ممکن ہے کہ علی باب المسجد اذان کسی مصلحت دیگر کی وجہ سے ہوتی ہو اس کے ترک کرنے سے کراہت متحقق نہ ہو جیسے کہ اذان بلند جگہ پر مسنون مصلحتاً استماع بعید کے واسطے ہے اس کے ترک سے جماعت حاضرین کے واسطے کراہت متحقق نہیں اسی طرح اس جگہ قال فی الدر المختار ھو سنۃ للرجال فی مکان عال الخ وفی رد المحتار ویسن الاذان فی موضع عال وا ظاھر ان یفن انی مؤذن الحی اما من اذن لنفسہ او لجماعۃ حاضرین فی الظاھر انہ لا یسن لہ المکان العالی لعدم الحاجۃ انتہی اور جیسے کانوں میں انگلیاں ڈالنا سنت اذان ہی ہے کما فی ابن ماجہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بلالاً یجعل اصبعیہ فی اذنیہ اور اس کے ترک سے کراہت اور بدعت سیئہ ہونا لازم نہیں فی المصد ایۃ والافضل للمؤذن ان یجعل اصبعیہ فی اذنیہ بذالک امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلالاً و ان لم یفعل فحسن" انتہی

اور نیز قطع نظر ان سب باتوں سے اکثر جمہور علماء کا تمام دیار میں بھی یہی عمل چلا آرہا ہے کہ اذان ثانی یوم الجمعہ داخل مسجد عند المنبر ہوا کرتی ہے اور یہی قول اکثر علماء کا ہے اور اب اس زمانہ میں بعض علمائے اعلام نے مخالفت جمہور کی فرمائی ہے تو گو ان بعض ہی کا قول صحیح ہو۔ مگر موافق قاعدہ شرعیہ معتبرہ کی بھی ترجیح اسی کو ہو گی کہ اذان ثانی عند المنبر داخل مسجد ہونا چاہیئے نہ مکروہ فی فتاوی حامدیہ التوارث غیر مکروہ انتہی۔ وفی الحدیث اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجہ وایضاً فی الحدیث ید اللہ فوق الجماعۃ انتہی وایضا فتاوی حامدیہ ذکر فی البیرمی فی شرح اشباہ انہ متی اختلف فی المسئلۃ فالعبرۃ بما قال لہ الاکثر انتہی۔ فی فتاوی الخیریۃ نعمل بما ھو الارفق بالناس وما ظھر علیہ التعامل انتہی۔ وایضاً فی فتاوی حامدیۃ وظیفۃ الوزام التمسک یقول الفقہاء واتباعھم فی اقوالھم دون التمسک بالکتاب والسنۃ کذا فی البحمان انتہی اور نیز مکتوبات شریف حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے ومقلد را یمز سد کہ خلاف رائے مجتہد از کتاب و سنت احکام اخذ کند و بر آں عامل باشد انتہی ص ۳۷۵ واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم العبد المجیب

محمد ریاست علی عفی عنہ

لقد جاء الفاضل المجیب بالحق علی وجہ التحقیق فمن رغب عن ھذا فقد رغب عن سبیل الصواب الانیق　　　العبد محمد شجاعت علی عفی عنہ

بموجب ظاہر الروایۃ جو بنقل اصحاب متون اور شروح کتب مذہب حنفی اذان ثانی جمعہ عند المنبر داخل مسجد ہرگز ہرگز مکروہ تحریمی بلکہ مکروہ تنزیہی بھی نہیں ہے۔ تعامل امت حضرات حنفیہ کرام قرون کثیرہ الی یومنا ھذا قوی دلیل مثبت اس دعوی کا ہے البتہ باب مسجد پر اس اذان کا ہونا عصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں سنن ابی داؤد میں بروایتہ محمد بن اسحق صاحب المغازی المروی ہے چونکہ محمد بن اسحق مدلس ہے اسلئے یہ حدیث بسبب تدلیس کے ضعیف ہے۔ سنت ہونے کے لئے حدیث ضعیف کافی نہیں ہے البتہ خارج مسجد اور علی باب المسجد کے مشروعیت کے لئے کافی ہے۔ علامہ شیخ نے اس مسئلہ کو مفصل طور پر روایت کثیرہ سے کافی ثبوت دیا ہے

نقل مواہیر علماء دھلی

سیف الرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری دھلی — المجیب مصیب محمد عبد المنان مدرس مدرسہ فتحپوری دھلی — الجواب صحیح عبد الملک مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

ھذا الجواب صحیح وحقیق بان تتبع — محمد کاظم علی عفی عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

المجیب مصیب۔ محمد عالم مدرس مدرسہ فتحپوری دھلی

نقل علماء رامپور و فرنگی محلے

جریر ابن حازم جو والد وہب کے ہیں اور ثقہ اور سنہ ستر میں ان کا انتقال ہوا ہے ان کی روایت سے صاف ظاہر ہے کہ حضور کے زمانے میں اور خلیفہ اول وثانی کے زمانے میں اذان خطبہ مسجد کے اندر ہوا کرتی تھی وتفسیر جریر مسند منقطع عن معاذ امرھو ذنا ان یؤذن الناس یوم الجمعۃ خارج من المسجد حتی یسمع الناس وامران یؤذن بین یدیہ کما کان یعھد لا صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر فقال عمر نحن ابتدعناہ لکثرۃ المسلمین انتھی۔ روح التوشیح شرح بخاری باب التاذین عند الخطبۃ صا۱۲ وجہ اثبات۔ قید مخالف نہیں ہے جس طرح بعض نادان محمول کرتے ہیں بلکہ تقابل خارج مسجد کے مقابلہ میں بین یدیہ لائے ہیں اس سے یہ مراد بھی ظاہر ہوگیا کہ جہاں بین یدیہ اذان خطبہ کے واسطے لائے ہیں بمقتضا اس روایت کے اس سے مراد داخل مسجد ہے اس حدیث سے ہم کو استنباط حکم نہیں ہے بلکہ بیان واقعہ ہے کہ قدامت اذان خطبہ مسجد ہی میں معمول رہا ہے فقط

العبد محمد عبد الغفار عفی عنہ

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب حررہ عبد الغفار

محمد عبد المجید غفرلہ اللہ الوحید ۱۳۳۳ھ — اصاب من اجاب حررہ محمد یونس الفرنجی محلی

المجیب محق فی جوابہ — حررہ محمد قطب الدین عبد الوالی الفرنجی محلی

جواب صحیح ہے — محمد صبغت اللہ فرنگی محل لکھنو۔

واقعی اذان جو امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت ہوتی ہے ان کا داخل مسجد ہی ہونا مسنون ہے

کتبہ :۔ محمد ایوب غفرلہ الذنوب

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب حررہ الراجی الی رحمۃ ربہ الباری

محمد عبد القادر الانصاری غفرلہ

از اختر رضا خاں ازھری قائم مقام حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ بریلی شریف

۷۸۶/۹۲ الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔ اذان ثانی جمعہ کے بارے میں فتوی ملاحظہ ہوا حق یہ ہے کہ فتوی مذکور میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ قابل نقد ونظر ہے۔ چند کلمات مستعینا باللہ تعالے ذکر کرتا ہوں انشاء المولے تعالی ناظرین پر حق ظاہر ہوجائے گا اور ان کے خلجان کو دور کرنے میں کافی مدد ملے گی۔ وباللہ التوفیق۔

اذان شرع مطہر کی اصطلاح میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے جس کے لئے الفاظ مقرر ہیں یہ اعلان

غائبین کو مطلع کرنے کے لئے ہے عمدۃ القاری شرح بخاری میں ہے الاذان اعلام الغائبین
والاقامۃ اعلام الحاضرین اذان غائبین کے اعلام کے لئے ہے اور اقامت حاضرین کی اطلاع
کو ہے یہ وہم کہ اذان خطبہ غائبین کی اطلاع کے لئے نہیں محض غلط و بے بنیاد اور لاعلمی پر مبنی ہے
اور یہی حکم اذان خطبہ کا بھی ہے۔ ہدایہ و کافی و تبیین و عنایہ و بحر و در مختار و غیرہا میں ہے۔
واللفظ للبحر تکرارہ مشروع کما فی اذان الجمعۃ لانہ اعلام الغائبین فتکریرہ مفید
لاحتمال عدم سماع البعض یعنی جمعہ کی اذان بھی غائبین کی اطلاع کو ہے لہذا خطبہ کے وقت
دوبارہ کہنا مفید ہے کہ شاید پہلی اذان غائبین نے نہ سنی ہو تو اب سن لیں گے اور اسمیں کوئی شبہ
نہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں نماز جمعہ کے واسطے صرف ایک ہی اذان
یعنی اذان خطبہ ہی تھی جو فنائے مسجد میں یعنی دروازۂ مسجد پر خطیب کے مقابل ہوتی تھی اور خلافت فاروقی
بلکہ صدر خلافت عثمانی تک اسی کے مطابق ہوتا رہا جب بفضلہ تعالیٰ مسلمانوں کی بہت زیادہ کثرت ہو گئی امیر المومنین
عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے پاک زمانہ میں ایک اور اذان اضافہ فرمائی جسے آجکل اذان اول (پہلی اذان)
کہتے ہیں یہ اذان مسجد سے دور بازار میں ایک مکان کی چھت پر دی جاتی تھی پھر اسی پر عملدرآمد ہوتا رہا
ہشام بادشاہ نے اپنے زمانہ میں اسی اذان کو مسجد کے منارہ پر کہنے کا حکم دیا مگر اذان خطبہ مسجد کے
دروازے پر خطیب کے محاذات میں بدستور ہوتی رہی اذان خطبہ میں ہشام نے کوئی ترمیم نہ کی بعض لوگوں نے
اسی ہشام کو بتایا ہے مگر وہ تحقیق کے خلاف ہے۔ امام محمد بن عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ شرح مواہب
شریف جلد ہفتم طبع مصر صفحہ ۳۳۵ میں فرماتے ہیں جب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اذان خطبہ سے
پہلے ایک اذان بازار میں ایک مکان کی چھت پر دلوائی پھر اس پہلی اذان کو ہشام مسجد کی طرف منتقل کرلایا
اس کے مسجد میں ہونے کا حکم دیا اور دوسری کہ خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے وقت ہوتی وہ خطیب کے مواجہ میں
کی یعنی جہاں ہوا کرتی تھی وہیں باقی رکھی اس اذان ثانی میں ہشام نے کوئی تبدیل نہ کی بخلاف بازار والی اذان
اول کہ اسے مسجد کی طرف منارہ پر لے آیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ اذان جمعہ مسجد کے اندر دینے کا
حکم نہیں ہے اور اذان پنجگانہ کی طرح فنائے مسجد میں کہنے کا حکم ہے ہاں یہ فرق ضرور ہے کہ اس اذان کو
امام کے محاذات میں کہنے کا حکم ہے۔ ابوداؤد شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اذان دروازۂ مسجد پر
خطیب کے مقابل میں ہوتی تھی حدیث کے الفاظ مبارک یہ ہیں عن السائب بن یزید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس
علی المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر و عمر یعنی جب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی اور ایسا
ہی ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں اور امام ابن خزیمہ صاحب صحیح جن کا لقب امام الائمہ ہے اپنی
صحیح میں اس روایت علی باب المسجد کے دوسرے راوی ہیں۔ اور امام جلیل القاسم سلیمان بن احمد طبرانی
معجم کبیر میں اس کے تیسرے راوی ہیں اور بعض علمائے کرام کے ارشادات سے بھی یہی ثابت ہے۔ تفسیر کبیر
امام فخر الدین رازی میں ہے کان اذا جلس علیہ الصلاۃ والسلام علی المنبر اذن بلال علی باب
المسجد وکذا علی عہد ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم جب منبر پر تشریف فرما ہوتے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازۂ مسجد پر اذان کہتے اور اسی طرح ابوبکر و
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں۔ کشاف میں ہے کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن واحد
فکان اذا جلس علی المنبر اذن علی باب المسجد ثم کان ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
علی ذالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن ایک تھے جب حضور منبر پر جلوہ فرما ہوتے وہ
مؤذن دروازۂ مسجد پر اذان دیتے۔ یہی روش صدیق و فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے زمانہ میں تھی بعینہ
اسی طرح تفسیر علامہ نیشاپوری میں ہے۔ تفسیر خطیب شربینی پھر فتوحات الٰہیہ میں ہے کان لہ صلی اللہ
علیہ وسلم مؤذن واحد اذ جلس علی المنبر اذن علی باب المسجد ثم کان ابوبکر و عمر
و علی بالکوفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم علی ذالک رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے
مؤذن ایک تھے جب حضور منبر پر جلوہ افروز ہوتے وہ مؤذن دروازۂ مسجد پر اذان پھر صدیق و فاروق
اور کوفہ میں مولیٰ علی کے یہاں بھی طریقہ رہا۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔ کشف الغمہ میں امام شعرانی قدس سرہ
الربانی زمانۂ اقدس و زمانۂ شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی نسبت فرماتے ہیں وکان الاذان علی باب المسجد
ان پاک زمانوں میں اذان مسجد کے دروازے پر ہوتی تھی۔ ان شواہد سے صاف ظاہر ہے کہ اذان ثانی
جمعہ عہد رسالت و زمانۂ صحابہ میں بیرون مسجد امام کے مقابل ہوتی تھی اور علی باب المسجد کی روایت
صحیح ہے جسکی تائید ان تفسیری حوالوں سے بھی ہوتی ہے۔ اس مقام پر فاضل مجیب نے چار احادیث
بخاری و ترمذی و ابوداؤد کی اپنے فتویٰ میں ذکر فرمائی ہیں جن میں ایک حدیث وہی ہے جس سے خارج
مسجد اذان ہونی ثابت ہے۔ باقی تینوں حدیث سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اذان خارج مسجد ہو یا داخل
مسجد۔ ان احادیث سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ عہد رسالت و زمانۂ خلفاء راشدین میں سے سیدنا
ابوبکر و عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے زمانہ میں اذان خطبہ ہی اذان اول تھی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالےٰ عنہ نے ایک اذان کا اضافہ فرمایا، اس کے بعد فاضل مجیب نے تفسیر جویبر سے ایک روایت ذکر کی
ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اذان اول کا اضافہ حضرت سیدنا عمر فاروق نے فرمایا مگر اس روایت سے
بھی خارج مسجد یا داخل کا واضح فیصلہ نہ ہو سکا۔ قطع نظر اس بات کے کہ پہلی تین حدیثیں جو بخاری و ترمذی
و ابوداؤد میں مسطور ہیں وہ صحیح ہیں یا تفسیر جویبر والی روایت اصح ہے فاضل مجیب نے اس کا کوئی واضح
جواب نہ دیا بلکہ تعارض قائم کر کے فرماتے ہیں۔ "پس احادیث میں اختلاف واقع ہوا بعض احادیث سے تو
ثابت ہے کہ جب امام منبر پر بیٹھے جب اذان دی جاتی تھی اور بعض احادیث سے ثابت ہے کہ جب امام
خروج کرے اور نماز قائم کی جائے اس وقت اذان دی جاتی تھی اور بعض حدیث میں علی باب المسجد کی قید
واقع ہے اور اکثر احادیث میں علی باب المسجد کی قید نہیں (الی) پس سنیت کی جگہ صاف طور پر متعین نہیں
ہوئی۔ یہ فاضل مجیب کے خلجان کا باعث ہے اور فاضل مذکور نے اکثر احادیث میں علی باب المسجد کی قید نہ ہونے
کا قول کر تو دیا مگر ایک حدیث بھی واضح طور پر پیش نہ کر سکے کہ جس سے ثابت ہو کہ یہ قید مراد نہیں ہے، اور اس کے
بعد یہ کہتے ہوئے کہ ہم مقلدوں کا مسئلہ اور حکم حدیث سے استنباط اور اخراج کرنے کا منصب اور کام نہیں اسلئے
مقلد کو رجوع کرنا طرف فقہ حنفی کے کرنا چاہیئے۔ اب فاضل مجیب نے دو حجتیں ذکر کی ہیں بین یدیہ اور عند المنبر
کی اور بین یدیہ سے قریب منبر مراد ہونا بتایا ہے اور ان تمام عبارات فقہا کو جن سے مسجد کے اندر اذان کی ممانعت

کراہت ثابت ہوتی ہے یکسر نظر انداز فرمادیا حالانکہ وہ ارشادات صاف صاف مطلق بلاقید تھے جن میں جمعہ وغیرہا کسی کی تخصیص نہیں اور جو شخص تخصیص کا دعوی کرے وہ ثبوت دے، اس کے بعد فاضل مجیب نے فرمایا ہے کہ کتب معتبرہ حنفی میں اذان ثانی یوم الجمعہ کا ہونا بین یدی المنبر یا امام آیا ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے فاضل مجیب کا دعوی ثابت نہیں اس کا حاصل صرف اتنا ہے کہ اذان ثانی خطیب کے سامنے منبر کے آگے امام کے مواجہ میں ہو اس سے یہ کہاں نکلا کہ امام کی گود میں منبر کے پاس ہو بین یدی سمت مقابل میں منتہائے جہت تک صادق ہے اسی وجہ سے فاضل مجیب کو بین یدی کا عموم تسلیم کرنا پڑا جب لفظ بین یدی قریب اور بعید دونوں کو عام ہوا تو استدلال میں ان عبارتوں کو پیش کرنا صریح مغالطہ ہے ہدایہ شریف کی یہ عبارت اذا صعد الامام المنبر جلس واذن المؤذنون بین یدی المنبر بذلک جری التوارث اور جامع الرموز کی عبارت سے دعوی ثابت نہ ہوا بلکہ یہ عبارتیں ہمارے لئے مفید ہیں اور عبارت جامع الرموز کے لئے جناب نے غور ہی نہیں کیا ورنہ حق واضح ہوجاتا اور جس طرح بین یدیہ کے لئے فرمادیا کہ ہر چند کہ لفظ بین یدی قریب اور بعید دونوں کو عام ہے عند کے لئے تسلیم کرلیتے اور عند المنبر سے عوام کو مغالطہ میں نہ ڈالتے آیئے۔ عند کے معنی ائمہ کرام سے سنیئے ہمارے ائمہ کرام نے کتب اصول میں تصریح فرمائی ہے کہ عند حضور کے لئے ہے یعنی شئی حاضر ہو غائب نہ ہو تو عند المنبر کا بھی اتنا ہی حاصل جتنا بین یدیہ کا ہے یعنی منبر کے سامنے ہو آڑ میں نہ ہو۔ امام فخر الاسلام بزدوی اپنے اصول میں اور امام صدر الشریعہ مصنف شرح وقایہ اپنے متن تنقیح اور اس کی شرح توضیح میں فرماتے ہیں عند للحضرۃ عند حضور کے لئے ہے۔ عند سے قریب مراد لینے والے حضرات غور سے دیکھیں کہ ان کا قول ائمہ کرام سے بالکل مخالف ہے اور علامہ سعد الدین تفتازانی نے تلویح میں اسی معنی کو مقرر رکھا۔ امام محقق علی الاطلاق صاحب فتح القدیر اپنے متن اصول تحریر اور امام ابن امیر الحاج اسکی شرح تقریر میں فرماتے ہیں (عند للحضرۃ) الحسیۃ نحو فلما راٰہ مستقرا عندہ والمعنویۃ نحو قال الذی عندہ علم من الکتب یعنی عند حاضری کے لئے ہے چاہے وہ حاضری محسوس ہو جیسے سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کے حضور تخت بالقیس کا حاضر ہونا یا معقول ہو جیسے آصف کے لئے علم کتاب کا حضور۔ امام ابو البرکات نسفی مصنف کنز اپنے متن اصول منار اور اس کی شرح کشف الاسرار میں اور علامہ فناری فصول بدائع میں اور علامہ خسرو مراۃ الاصول اور اسکی شرح مرقاۃ الاصول میں فرماتے ہیں عند للحضرۃ الحقیقۃ او الحکمۃ عند حضور شئی کے لئے ہے خواہ وہ شئی حقیقتاً حاضر ہو یا حکماً۔ اسی طرح محقق بہاری مسلم الثبوت اور ملک العلماء بحر العلوم اس کی شرح فواتح الرحموت میں فرماتے ہیں عند للحضرۃ الحسیۃ والمعنویۃ، عند حضور شئی کے لئے ہے حساً ہو یا معنیً تو عند کا اصل مفاد صرف حاضر ہونا ہے قرب بعد مکانی اسمیں کچھ شرط نہیں ہے ولہذا علمائے عرب نے تصریح کی ہے کہ عند کا اطلاق قریب وبعید دونوں پر آتا ہے اور اس میں اور لدا میں یہ فرق کیا کہ لدا صرف قریب پر بولا جاتا ہے اور عند بعید پر بھی رضی شرح کافیہ جلد دوم صہ ۹۸ میں ہے عند عم تصرف من لدی لان عند یستعمل فی الحاضر القریب وہو فی حیزک وان کان بعید ابخلاف لدی فانہ لا یستعمل فی البعید تو صاف روشن ہوا کہ عند کو نہ اتصال درکار ہے نہ کمال قرب، لہذا عند المنبر سے منبر کے قریب مراد لینا صحیح نہیں کہ وہ اصلا کسی حد خاص کے قرب کا مقتضی نہیں اس کی وضع حضور کے لئے ہے ہاں حضور فی نفسہ ایک نوع قرب ہے اسی لئے اس کا ترجمہ نزد اور پاس سے کرتے ہیں جس سے اتصال یا غایت قرب مکانی سمجھنا محض جہالت ہے۔ اور قریب خود ایک امر اضافی ہے، یہ

ائمہ اصول و عربیت کا ارشاد تھا۔ اب قرآن عظیم کی شہادت ملاحظہ ہو۔ آیت ۱ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ان الذین
یغضون اصواتہم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوی لہم مغفرۃ واجر
عظیم بیشک وہ جو رسول اللہ کے پاس اپنی آوازیں پست کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ نے پرہیزگاری
کے لئے جانچ لئے ہیں ان کے لئے مغفرت اور بڑا درجہ ہے یہ عند رسول اللہ بلاشبہ تمام حاضران حضور
پر صادق ہے نہ صرف اس شخص سے جو خاص حضور سے ملا ہوا یا چند گز کے فاصلہ سے ہے۔ آیت ۲
ھم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا منافق کہتے ہیں جو لوگ
رسول اللہ کے پاس ہیں انھیں خرچ نہ دو یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں۔ یہاں بھی سب حاضران خدمت مراد ہیں ہرگز
اتصال یا کسی حد مخصوص قرب کی تخصیص نہیں۔ آیت ۳ یقولون طاعۃ فاذا برزوا من عندک بیت
طائفۃ منہم غیر الذی تقول واللہ یکتب ما یبیتون منافق کہتے ہیں ہم نے مانا پھر جب تمہارے پاس
سے نکل کر جاتے ہیں کچھ ان میں تمہارے ارشاد کے سوا منصوبے گانٹھتے ہیں اور اللہ لکھ رکھتا ہے جو کچھ وہ تجویز
کر رہے ہیں یہاں منافقوں کے لئے عند فرمایا کیا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کے مقرب تھے کیا حضور
سے ایسے ہی مل کر بیٹھتے تھے جیسے تم منبر سے اذان چاہتے ہو۔ آیت ۴ ان المتقین فی جنت ونھر فی مقعد
صدق عند ملیک مقتدر بیشک سب پرہیزگار باغوں اور نہروں میں ہیں۔ سچی مجلس میں قدرت والے
بادشاہ کے پاس۔ متقی ایک عامی مسلمان بھی ہے پھر اس کو جو قرب بارگاہ رب العزت میں حاصل ہوگا وہ علماء
اولیاء صحابہ، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے قرب سے لاکھوں درجہ کمتر ہوگا بلکہ جو سب سے نیچی زمین کو سب سے
اونچے آسمان سے ہے اس کے باوجود ارشاد ہوا کہ عند ملیک مقتدر قدرت والے بادشاہ کے پاس آیت ۵
وقد مکروا مکرہم وعند اللہ مکرہم یہاں کافروں کے مکر کو اللہ عزوجل کے حضور عند سے تعبیر فرمایا
کیا مکر کفار اللہ سے قریب ہے۔ کیا مکر کفار مقرب بارگاہ عزت ہے حاشا للہ بلکہ وہی حضور بتایا جاتا ہے یعنی
ان کا مکر ہمارے سامنے ہے ہم اس سے غافل نہیں تو حاصل معنی علم ہے بس اسی قدر مفاد عند ہے اسی پر مجیب
صاحب کا زیادہ زور تھا اور اس کو ایسی قوی دلیل جانتے تھے کہ حدیث صحیح اور کتب جلیلہ فقہ حنفی کی تصریح کو اس کے
مقابل بیکار جانتے تھے یہاں سے ظاہر ہو گیا کہ عند کے لئے حضور شرط ہے ایسا قرب کہ اذان منبر کے پاس ہو ضرور
نہیں ہے اور اگر عند کے معنی اتصال و کمال قرب کے لئے جائیں تو ان آیات کے معنی میں فساد لازم آئے گا۔
پہلی آیت کے اتنے معنی ہوں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال قرب آکر پست آواز کرو اور چند گز کے
فاصلے سے خوب چیخو چلاؤ غل مچاؤ تو ناجائز و گناہ نہ ہوگا لہذا جو حضرات حجرۂ مبارکہ کے باہر سے پکارتے تھے ان پر تنبیہ
کی اصلا ضرورت نہ تھی حالانکہ قرآن عظیم نے ارشاد فرمایا ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم لا یعقلون
بے شک وہ جو تمھیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔

حجرہ مبارک کے باہر سے پکارنا ان کے طور پر عند رسول اللہ نہ رہا حالانکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
دوری سے بھی پست آواز سے پکارنا ضرور ہے اور جو چلائے چیخے وہ بے ادب قرار پائے گا اور آیت ۲ و ۳ کے
یہ معنی ٹھہریں گے کہ منافقین خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کمال مقرب تھے حضور کے زانو سے زانو
ملا کر بیٹھتے تھے اور آیت ۴ کے یہ معنی ہوں گے کہ ہر ادنیٰ سے ادنیٰ جاہل پرہیزگار کمال قرب میں انبیاء و مرسلین
اور خود سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا برابر کا شریک ہے اور آیت ۵ کے معنی یہ ہوں گے کہ کافروں

کا مکر اللہ سے نہایت قریب ہے اسکی بارگاہ میں کمال مقرب ہے کیونکہ عند کے معنی حاضر کے نہیں جو ائمہ حنفیہ نے
ارشاد فرمائے ہیں بلکہ خاص قریب کے ہیں ایسا قرب جو منبر کی کنگرہ اور مؤذن کے انگوٹھے میں ہوتا ہے اگر مؤذن وہاں سے
دروازہ تک ہٹا تو بعد المشرقین ہوگیا! اب کہاں قریب صادق آسکتا ہے۔ یہ خرابی یوں لازم آئی کہ عند کے معنی
قرب کے مراد لئے۔ معلوم ہوا کہ عند کے وہی معنی ہیں جو ائمہ حنفیہ نے ارشاد فرمایا اور یہی معنی بین یدی المنبر کے ہیں
اور دونوں کا حاصل وہی ہے جو انھیں ائمہ کرام نے بیان فرمایا کہ اذان خطبہ بیرون مسجد امام کے مقابل فنائے مسجد میں
ہو اور مسجد کے اندر اذان مطلقاً مکروہ و ممنوع ہے اسی وجہ سے فقہائے حنفیہ نے فرمایا لایؤذن فی المسجد
مسجد میں اذان نہ دی جائے اگر اذان خطبہ کا استثناء ہوتا اس کا وہ حکم نہ ہوتا تو وہیں ارشاد فرما دیتے کہ خطبہ
کی اذان اندرون منبر کے پاس دی جائے اور جب انھوں نے ایسا نہ کیا بلکہ مطلق حکم یہی دیا کہ لا
یؤذن فی المسجد ویکرہ الاذان فی المسجد مسجد میں اذان منع ہے اور مسجد میں اذان مکروہ
ہے تو معلوم ہوا کہ اذان خطبہ بھی اس حکم میں داخل ہے اور بے شک یہی حکم ابوداؤد شریف کی حدیث سے
ثابت ہے اور کسی حدیث سے مسجد میں اذان دینے کا حکم ثابت نہیں اگرچہ مجیب صاحب نے دعوی کیا
ہے کہ اکثر احادیث میں علی باب المسجد کی قید نہیں ہے یہ صریح مغالطہ ہے ان احادیث میں یہ بتایا گیا ہے
کہ حضور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہما کے زمانہ میں
ایک ہی اذان تھی اذان خطبہ، وہاں اذان دینے کا مقام بتانا مقصود نہیں ہے اسلئے کان النداء
اور کان الاذان کے الفاظ وارد ہیں۔ اور یہ بتایا گیا کہ اذان اول کا اضافہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ
نے فرمایا ہے۔ اب روایت ابوداؤد پر یہ اعتراض کہ اس کے راوی محمد بن اسحاق مدلس ہیں انکی حدیث
معتبر نہیں ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ حضرت امام محمد بن اسحاق تابعی امام المغازی ہیں اور حضرت سیدنا
امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے ہم استاذ اور امام ابو یوسف کے استاذ اور امام محمد کے استاذ الاستاذ ہیں
یونہی امام المحدثین امام الفقہاء امام الاولیاء عبد اللہ بن مبارک شاگرد سیدنا امام ابو حنیفہ رضوان اللہ
تعالے علیہم اجمعین کے بھی استاذ ہیں۔ امام ابو یوسف نے بہت سی حدیثیں ان سے روایت کی ہیں
کتاب الخراج کے پہلے جز میں ان سے سات حدیثیں روایت فرمائیں اور باقی جزوں میں خدا جانے کس
قدر ہوں — حنفیہ کے محدث اجل امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ تعالے نے بھی ان کی حدیث سے احتجاج
فرمایا ہے اور مذہب حنفی کے رکن جلیل محقق علی الاطلاق امام ابن الہمام شرح ہدایہ ص۱۰۱ میں فرماتے
ہیں اما ابن اسحق فثقة ثقة لا شبهة عندنا فى ذلك ولا عند محققى المحدثين
یعنی ابن اسحق ثقہ ہیں اس میں نہ ہمارے نزدیک کوئی شبہ ہے نہ محققین محدثین کے نزدیک اور ص۹۲
میں فرماتے ہیں توثيق ابن اسحق هو الحق الابلج وما نقل عن الامام مالك فيه لا يثبت
ولو صح لم يقبل اهل العلم كيف وقد قال شعبة فيه هو امير المومنين فى الحديث
یعنی ابن اسحق کو ثقہ ماننا ہی نہایت روشن حق ہے اور امام مالک نے جو ان پر طعن منقول ہوا وہ ثابت
نہیں اور اگر صحیح بھی فرض کریں تو اہل علم نے وہ طعن قبول نہیں کیا اور کیونکر قبول ہو حالانکہ امام شعبہ
نے فرمایا کہ محمد بن اسحق حدیث میں سب مسلمانوں کے سردار ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ ائمہ حنفیہ کا ان کے قبول
پر اجماع ہے تو انہیں متہم و کذاب ٹھہرانے میں یہ قباحت لازم آئے گی کہ حنفیہ کے ائمہ مذہب نے کذابوں کی شاگردی

کی اور الیسولے کی حدیثیں (اپنی کتابوں میں داخل کرلی ہیں ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ بلکہ یہی اعتراض صحاح ستہ پر بھی وارد ہوگا کہ محمد بن اسحٰق سے ان سب میں احادیث وروایات ہیں۔ صحیح بخاری میں تعلیقاً اور صحیح مسلم وسنن اربعہ میں مسنداً، امام ترمذی نے ابن اسحٰق کی حدیثوں کو صحیح کہا اور ابوداؤد نے ان پر سکوت کیا اور خود یہ حدیث کہ اذان جمعہ زمانۂ اقدس میں دروازۂ مسجد پر ہوتی اسے بھی ابوداؤد نے روایت کرکے سکوت فرمایا اور وہ اس کتاب میں اسی حدیث پر سکوت کرتے ہیں جو ان کے نزدیک صحیح یا حسن ہو۔ اکابر ائمہ وعلماء مثل امام عبدالعظیم منذری وامام ابوعمرو بن الصلاح وامام اجل ابوزکریا نووی وامام جلال الدین زیلعی وامام علاء الدین ترکمانی وامام محقق علی الاطلاق وامام ابن امیر الحاج و علامہ ابراہیم حلبی نے اسکی تصریحیں فرمائی ہیں تو محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کو رد کرنا سخت نادانی ہے اور روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ اذان ثانی جمعہ بیرون مسجد ہی مسنون ہے مسجد کے اندر مکروہ وممنوع ہے اور مجیب صاحب کے فتوی میں بعض حوالہ جات بے محل وبے جا واقع ہوئے ہیں میں نے ان سے تعرض نہیں کیا ہے اور بہت سی فروگذاشتوں کو نظر انداز کردیا ہے فتوی مذکور میں جو اہم امور قابل نقد ونظر تھے ان پر یہ چند کلمات ہیں امید کہ اہل انصاف اسے دیکھ کر خود فیصلہ کریں گے اور تعصب وعناد کا کوئی علاج نہیں ہے اور مزید تفصیل وتحقیق کے لئے رسالہ مبارکہ "سد الفرار وقایۃ اہل السنۃ واذان من اللہ وادنی اللحۃ فی اذان الجمعہ وغیرہا رسائل کا مطالعہ کیا جائے واللہ الہادی واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ
مرکزی دارالافتاء سوداگران
بریلی ۲ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

تصدیقات علمائے کرام

الجواب صحیح والمجیب نجیح واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
تحسین رضا غفرلہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
محمد ناظم علی قادری بارہ بنکوی
رضوی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف
۲ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔ بہار المصطفیٰ قادری
دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
محمد اعظم غفرلہ مرکزی دارالافتاء حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سوداگران بریلی شریف

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
محمد صالح قادری عفی عنہ ۳-۱۲-۱۴۰۵ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
محمد عبیدالرحمٰن غفرلہ از رضوی دارالافتاء سوداگران بریلی شریف ۲ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب ومثاب واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر جمال احمد القادری۔ خادم رضوی دارالافتاء بریلی شریف

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ الفقیر ابوالخیر شمس الدین احمد الرضوی القادری الباری
خادم دارالافتاء جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم چھوٹی تکیہ بہرائچ شریف

الجواب صحیح والمجیب نجیح ونصیب۔ فقیر عبدالواجد قادری عفی عنہ
صدر مفتی ادارہ شرعیہ بہار پٹنہ ۶

بیشک جمعہ کی اذان ثانی ہو یا کوئی اذان۔ خارج مسجد ہی ہونا سنت ہے اور داخل مسجد ہونا خلاف سنت متوارثہ ہے حضرت علامہ مجیب دام ظلہٗ نے اپنے جواب میں جو احادیث نقل فرمائی ہیں اور جو حکم صادر فرمایا ہے وہی حق و صحیح۔ اس کے خلاف۔ خلاف مذہب احناف ہے۔ والجواب صحیح حق واللہ تعالیٰ اعلم

محمد فاروق قادری رضوی۔ خادم الافتاء مرکز اہلسنت منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

الجواب صحیح۔ شہادت حسین خادم رضوی دارالافتاء بریلی شریف

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
محمد عبدالغفور غفرلہٗ خادم رضوی دارالافتاء محلہ سوداگران بریلی شریف

الجواب صحیح۔
محمد شریف الرحمٰن الرضوی دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
محمد عمران نوری خادم دارالعلوم مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی شریف

مختار علی خاں نسیم رامپوری محلہ اسلام گنج رامپور

محمد عثمان بشیر دہلی

مختار احمد رضوی غفرلہٗ
صدر مدرس بحرالعلوم بہیڑی ضلع بریلی

الجواب صحیح۔ اذان ثانی ہو یا اول، اذان ہے اور اذان کا خارج مسجد ہونا ہی سنت و فتویٰ ہے علامہ مجیب کا جواب از روئے دلائل ٹھوس ہے واللہ تعالیٰ اعلم

محمد ثقلین۔ خلیفہ حضرت قبلۃ العارفین، کعبۃ السالکین شاہ شرافت علی میاں علیہ الرحمہ محلہ شاہ آباد بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :۔ اذان کا خارج مسجد ہونا ہی سنت ہے خواہ وہ جمعہ کی اذان ثانی ہو یا کوئی دوسری اذان۔ داخل مسجد اذان کا ہونا سنت متوارثہ کے خلاف ہے حضرت علامہ مجیب محترم دامت برکاتہم القدسیہ نے اپنے جواب صواب میں جو احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نقل فرمائیں اور جو حکم صادر فرمایا ہے وہی حق و صحیح ہے نعم الجواب وحبذا التحقیق واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

فقیر نوری سید شاہد علی رضوی الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم رامپور مورخہ ۸ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

الجواب صواب والمجیب مصیب۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ نائب صدر المدرس الجامعۃ الاسلامیہ رامپور ۸ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

الجواب صواب والمجیب مصیب مثاب۔

احقر محمد انوار حسین رضوی مدرس الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم رامپور یوپی ۸ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

الجواب صواب والمجیب مثاب۔ واللہ تعالیٰ سبحانہٗ اعلم

نجف علی القادری مدرس الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم رامپور ۸ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

الجواب صحیح۔ مختار احمد قادری صدر المدرسین مدرسہ بحرالعلوم بہیڑی۔

اذان کا خارج مسجد ہونا ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس کے اوپر دلائل و براہین آفتاب نصف النہار زیادہ واضح و لائح ہیں اور جن کی ضیا باریوں سے مسئلہ مسطورہ ایسا تابناک کہ اس سے انکار یا تو بصارت کے فقدان یا بصیرت سے حرمان کی دلیل ہے۔ سیدنا اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز

نے اس مسئلہ کو اپنے رسالہ مبارکہ "اوفی اللمعہ فی اذان الجمعہ" میں ایسا واضح فرمادیا ہے کہ مزید کہنے لکھنے کی گنجائش نہیں رہی، فاضل مفتی نے اسی کا سہارا لے کر جو جواب تحریر فرمایا ہے وہ انکی انتہائی جدوجہد کی بین دلیل ہے۔ مولیٰ تعالیٰ بوسیلہ حبیب اعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کو حق سامنے آجانے پر مان لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین

فقیر محمد ایوب نعیمی غفرلہٗ خادم الافتاء جامعہ نعیمیہ دیوان بازار مراد آباد

جمال القادری الاعظمی غفرلہ
خادم القراء جامعہ نعیمیہ مراد آباد

محمد خلیل الرحمٰن خادم درجہ فارسی و عربی
جامعہ نعیمیہ مراد آباد

گلزار احمد اشرفی خادم دار العلوم جامعہ نعیمیہ مراد آباد

۷۸۶
۹۲
بعض مسائل میں بعض بزرگان اہلسنت وجماعت سے تسامح ہوگیا انھیں مسائل میں سے "اذان ثانی" ہے۔ ان حضرات نے "بین یدیک" اور "عند" سے یہ سمجھ لیا کہ امام کے منبر پر پہلی صف میں یہ اذان ہونا چاہیئے اور وہ اسی موقف پر قائم رہے جبکہ بین یدیک اور عند کا معنی ہرگز ہرگز پہلی صف نہیں بلکہ مطلقاً سامنے اور حضوری کے ہیں۔ اگرچہ ان بزرگوں سے اس مسئلہ میں سہو ہوگیا تاہم انکی بزرگی ولایت وکرامت اور علمیت متاثر نہیں ہوئی۔ مگر اب یہ مسئلہ اتنا واضح ہوگیا ہے کہ اب تو کسی کو بھی اس مسئلہ میں اختلاف نہ ہونا چاہیئے۔ وہ بزرگان دین جنہیں تسامح ہوگیا تھا دنیا سے تشریف لے جاچکے ہیں۔ اور آسودۂ رحمت ہیں ــــ اور اذان ثانی خارج مسجد ہونا چاہیئے اور اسی پر تمام اکابر و اصاغر علماء اہلسنت کا عمل ہے۔ یا پھر موقف ہے۔ بعض جگہ عوام کی وجہ سے عمل درآمد نہیں ہوسکا ہے اور عوام کی آڑ کوئی وزن نہیں رکھتی۔ فقیر قدیری نے اس موضوع پر کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام "اذان ثانی اور جماعت ثانیہ" ہے اور دلائل کی بھرمار کی ہے کہ اذان ثانی خارج مسجد ہونا چاہیئے تمام فقہا کے احناف نے یہی لکھا ہے اور کتب تفاسیر مبارکہ، احادیث کریمہ اور فقہ حنفیہ اس کے دلائل سے مالا مال ہیں۔ فقیر قدیری نے انتہائی آسان اردو میں یہ کتاب لکھدی ہے تاکہ عوام اہلسنت بھی خاطر خواہ فائدہ اٹھاسکیں، صحیح بات مان سکیں فقط

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ علمہ جل مجدہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم

محمد انتخاب قدیری نعیمی صابری عفی عنہ البصیر ۹ ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۹ اگست ۱۹۸۵ء
دوشنبہ مبارکہ

جمعہ کے لئے اذان ثانی خارج مسجد اور خطیب کے محاذی ہونا صحیح ہے۔

محمد عبد المتعالی غفرلہٗ الوالی مدرس مدرسہ اکرم العلوم لال مسجد مراد آباد

الجواب صحیح :- محمد احمد اشرفی

محمد جمال الدین عزیزی قدیری نعیمی۔ نائب مہتمم جامعہ قدیریہ نعیمیہ تخت والی مسجد محلہ کسرول مراد آباد (یوپی)،
۹ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

محمد مسعود رضا نوری مدرس مدرسہ جامعہ قدیریہ نعیمیہ تخت والی مسجد محلہ کسرول مراد آباد یوپی ۹ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ
عبد الحلیم رضوی مدرس جامعہ قدیریہ نعیمیہ تخت والی مسجد محلہ کسرول مراد آباد۔ یوپی ۲۶-۸-۸۵ء

۷۸۶
۹۲

الجواب بعون الملک الوہاب ۔ اذان خطبہ صدر اول سے بیرون مسجد ہی ہوتی آئی ۔ یعنی خارج مسجد وہ جگہ جو ماُ اُدی ہے للصلٰوۃ نہ ہو اور حدیث شریف سے اور تفاسیر سے بھی ثابت ہے اور کتب فقہ تو بشمار اسی بات کو بتا رہی ہیں ، یہ داخل مسجد کا رواج غلط ہندوستان میں ضرور ہو گیا اور اسی غلط تعامل پر عوام اور بعض علماء نے ضد سے اصرار کیا جس پر کوئی دلیل شرع سے نہیں ہے بات وہی صحیح ہے جو قرآن وحدیث و ائمہ اہل حق سے ثابت ہے ، سنی بھائیوں کو ضد اور غلط رواج کو چھوڑ کر مسئلہ شرعیہ پر عمل کرنا چاہیئے مولائے قدیر وغفار توفیق عمل عطا فرمائے اور سنت کی مخالفت سے بچائے آمین　والمولٰی تعالٰی ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی المولٰی تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

فقیر محمد شاہد رضا خاں حشمتی غفرلہٗ چہارشنبہ　۱۱ ذی الحجۃ الحرام ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۸۵ء

صح الجواب ۔　محمد اصغر علی خاں حشمتی گونڈوی

خادم دار الافتاء دار العلوم حشمت الرضا حشمت نگر پیلی بھیت شریف (یوپی)　۱۱ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

فقیر احمد مشہود الرضا خاں رضوی حشمتی آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف

صح الجواب ۔ فقیر محمد ادریس رضا خاں قادری برکاتی رضوی حشمتی غفرلہٗ خادم مدرسہ حشمت الرضا کانپور

۱۱ ذی الحجۃ الحرام ۱۴۰۵ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح ناچیز محمد معصوم الرضا خاں حشمتی خادم الجامعۃ الحشمتیہ نور العلوم بیرا ابہم ضلع گونڈہ یوپی

۱۱ ذی الحجۃ الحرام ۱۴۰۵ھ روز چہارشنبہ

۷۸۶ / ۹۲　قطب پیلی بھیت حضور شاہجی محمد شیر میاں خانصاحب کے نبیرۂ محترم میرے استاذ مکرم علامہ مولانا الحاج شاہ قاری غلام محی الدین خانصاحب شیری خطیب جامع مسجد ہلدوانی نے شیخ المشائخ مرشد برحق حضور مفتی اعظم ہند قبلہ علیہ الرحمہ کے ایک فتوی پر تصدیق فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت تحریر فرمائی جو حرف بہ حرف نقل کر رہا ہوں ملاحظہ ہو

"مسجد کے اندر کوئی اذان خواہ اذان خطبہ ہو یا اذان نماز مکروہ ہے" واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ اتم

قاری غلام محی الدین غفرلہٗ المعین　۱۶ رجب المرجب ۱۳۹۵ھ

اور خود بھی جامع مسجد ہلدوانی میں اذان ثانی خارج مسجد دلوائی ۔

فقیر مصطفوی محمد امانت رسول غفرلہٗ محلہ بھورے خاں پیلی بھیت شریف یوپی

۱۱ ذی الحجۃ المبارکہ ۱۴۰۵ھ

۷۸۶　باسمہ سبحانہٗ حامداً ومصلیاً ومسلماً

الجواب بعون الملک الوہاب ۔　صورت مذکورہ میں بھولے بھالے مسلمانوں کو مجیب نے مغالطہ میں ڈالنے کی سعی لاحاصل کی ہے قوم مسلم کو شاہراہ شریعت پر گامزن کرنے کے بجائے کجروی کے دلدل میں گرانے کی کوشش بیجا سے کام لیا ہے کیونکہ اذان جس مقصد کے لئے جس مقام پر کہی جاتی ہے اور اب بھی اکثر مقام پر کہی جاتی ہے اس میں عوام کا تعامل یا قوم کا عمل پیش کرنا نہایت ہی قبیح وشنیع ہے جبکہ عہد رسالت مآب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تا عہد صحابیوں خلافت حضرات شیخین اور صدر خلافت عثمان ذوالنورین

رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین سے ثابت کہ اذان خارج مسجد، باب مسجد یا منارۂ مسجد پر ہوتی رہی نیز فقہائے کرام ذوی الاحترام نے مسئلہ کو بالکل واضح کردیا کہ اذان خارج مسجد یا منارۂ مسجد پر دی جائے جیساکہ فتاویٰ عالمگیری و فتح القدیر، بحرالرائق، فتاوی قاضی خان، طحطاوی وغیرہا میں ہے کہیں تحریر ہے لایوذن فی المسجد اور کہیں مذکور ہے یکرہ الاذان فی المسجد وغیرہ پھر بھی ہٹ والے اپنی ہٹ پر اڑے پڑے ہیں، جب حکم شرعی معلوم ہوگیا تو اس پر عمل پیرا ہونا چاہیئے نہ کہ دورِ حاضر کے رواج خاص پر۔ رہا مسئلہ بین یدیہ کے معنی کا تو اس سے مراد مستقبل الامام یعنی امام کے روبرو سمت مقابل ہے نہ کہ قرب امام متصل منبر جیساکہ بعض لوگ دھوکہ میں آگئے ہیں۔ ایک حدیث جو سنن ابوداؤد میں بسند حسن مروی ہے ملاحظہ حدثنا النفیلی ثنا محمد بن سلمۃ عن محمد بن اسحٰق عن الزھری عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر وعمر یعنی جب حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر پر جلوہ افروز ہوتے تو حضور علیہ التحیۃ والثنا کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان دی جاتی یونہی سیدنا صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ مبارکہ میں (وفی کتاب المدخل لابن الحاج محمد المالکی دبحوالہ حاشیہ شرح وقایہ صـ۲۰۲) زیر قول بین یدیہ۔ السنۃ فی اذان یوم الجمعۃ اذا صعد الامام علی المنبر ان یکون المؤذن علی المنار کذالک کان فی عھد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابی بکر وعمر ثم زاد عثمان اذانا آخر بالزوراء وابقی الاذان الذی کان علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنار والخطیب علی المنبر اذ ذلک انتھی، ان سطور بالا سے واضح ہوگیا کہ اذان جمعہ مسجد کے باہر ہی ہونا چاہیئے کہ یہی مسنون ہے۔

اب یہ اعتراض کہ ابن اسحٰق راوی مُدلّس ہونے کی وجہ سے معتبر نہیں تو یہ قول خود معتبر و صحیح نہیں بلکہ امام ابن اسحٰق ثقہ ہیں ـــ اعاظم فقہائے کرام کے استاذ اور استاذ الاستاذ نیز امام الائمہ سراج الائمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ کے ہم استاذ ہیں پھر جن کی یہ شان کہ ائمہ کرام علمائے اعلام سیدنا یحییٰ ابن سعید سیدنا سفیان ثوری، سیدنا امام نخعی اور ابن عیینہ جیسے حضرات ان سے روایت کرتے ہوں جن کی شان میں یہ جملے مذکور ہوں کان عالما بالسیر والمغازی وایام الناس واخبار المبدا وقصص الانبیاء علیہم السلام وعلم الحدیث والقرآن والفقہ اور امام ابن ہمام صاحب فتح القدیر شرح ہدایہ صـ۱۶ میں یہ تحقیق فرماتے ہیں اما ابن اسحٰق فثقۃ "ثقۃ" لاشبھۃ عندنا فی ذلک۔ ابن اسحٰق ثقہ ہیں۔ ہمارے نزدیک اس بارے میں کوئی شبہ نہیں اور اگر کسی صاحب نے ان کے بارے میں کچھ کہا تو وہ اہل علم کے نزدیک مقبول نہیں اور پھر کیسے ہو سکتا ہے جبکہ سیدنا شعبہ نے ان کے بارے میں صاف تحریر فرمایا ہے ھو امیر المومنین فی الحدیث یعنی وہ مومنین کی حدیث میں امیر و پیشوا ہیں۔ اب دورِ موجود میں رواج اذان جمعہ ہی پر کیا انحصار نماز پنجگانہ کی اذان کو بھی مسجد میں کہہ دیا کرتے ہیں جہاں کوئی قید نہیں نہ بین میں یہ کی نہ بین یدی المنبر کی تو عوام کا یہ فعل حجت نہ ہوگا۔ مزید تفصیل معلوم کرنے کے لئے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہٗ کے رسائل مبارکہ سے استفاضہ کیا جائے۔ محترم و مکرم مولانا مفتی قاضی عبدالرحیم صاحب دام فیوضہم کا

کا جواب بالکل صحیح ہے اس پر ہر مسلمان کو عمل پیرا ہونا چاہیئے فقط وھو تعالیٰ وسیدنا رسولہ الاکرم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلمُ۔

الجواب حق وصواب۔ حبیب رضا قادری
مدرس مدرسہ عزیز العلوم نانپارہ
۱۶ر ذی الحجہ مبارک ۱۴۰۵ھ

کتبہٗ محمد عبد الوحید القادری رضوی المصباحی البستوی
مدرسہ عزیز العلوم نانپارہ ضلع بہرائچ
۱۶ ذوی الحجۃ الحرام ۱۴۰۵ھ مبارکہ ۲ر ستمبر ۱۹۸۵ء

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ محمد عبد الستار رضوی خادم مدرسہ عزیز العلوم نانپارہ بہرائچ
۱۶ر ذی الحجہ مبارکہ ۱۴۰۵ھ ۲ر ستمبر ۱۹۸۵ء

الجواب صحیح وصواب۔ کتبہ الاحقر محمد رجب علی القادری عفی عنہ مہتمم عزیز العلوم نانپارہ یوپی
۱۶ ذوی الحجۃ الحرام ۱۴۰۵ھ ۲ر ستمبر ۱۹۸۵ء

الجواب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب:۔ اذان ثانی یوم جمعہ مسجد کے اندر مکروہ ہے جیسا کہ طحاوی شریف ص۱۷۱ پر مرقوم ہے یکرہ ان یوذن فی المسجد مگر اندرون مسجد کا رواج تحقیق کے بعد پتہ چلتا ہے کہ ہشام ابن عبد الملک نے اپنے دور امارت جس کا زمانہ خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اسی ۸۰ برس بعد ہوا میں نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم مبارک۔ اور خلفاء راشدین کے عمل اور حکم کے خلاف جارت کی آج بھی کچھ لوگ اپنے ناپاک ارادوں کا اظہار کرکے خوشی کا اظہار کرتے ہیں ہم کو اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پیاری ہے رب کائنات اہل اسلام کو حضور آقائے نور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سنت پر عمل کرنے کی توفیق عتیق عطا فرمائے آمین بجاہ مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

الجواب حق وصحیح
محمد عبد القاسم نوری
خادم جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم
چھوٹی تکیہ بہرائچ شریف ۱۶ر ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ مطابق ۲ر ستمبر ۱۹۸۵ء

عبدہٗ الفقیر العاصی محمد صدیق حسن غفرلہٗ البہرائچی
خادم جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم چھوٹی تکیہ بہرائچ شریف یوپی
۱۶ ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ ۲ر ستمبر ۸۵ء

سید محفوظ الرحمٰن اشرفی۔ چھوٹی تکیہ بہرائچ شریف

اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب: جمعہ کے دن اذان ثانی امام کے سامنے مسجد کے باہر پڑھنا سنت ہے جیسا کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونیز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں خطیب کے سامنے مسجد کے باہر ہی ہوا کرتی تھی حوالہ کے لئے حدیث پاک کی مشہور کتاب ابو داؤد جلد اول ص۱۶۲ کی عبارت پیش ہے عن السائب بن الیزید قال کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ یعنی حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جمعہ کے روز منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی اور ایسا ہی حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ مبارکہ میں اور فقہ کی معتبر کتاب فتح القدیر جلد اول ص۲۱۵ قالوا لا یؤذن فی المسجد وفتاوی قاضی خاں مصری جلد اول ص۷۸ و فتاوی عالمگیری مصری جلد اول ص۵۵ و بحر الرائق جلد اول ص۲۶۸ و طحاوی شریف علی مراقی الفلاح

مکا پر یکرہ الاذان فی المسجد درج ہے اللہ رب العزت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سنت پر تمام مسلمانان عالم کو عمل کرنے کی توفیق علیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

کتبہ الفقیر محمد عبد القاسم نوری خادم جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم چھوٹی تکیہ بہرائچ شریف اتر پردیش ۱۶ ذوی الحجہ ۱۴۰۵ھ مطابق ۲ ستمبر ۸۵ء

الجواب بملک الوہاب :۔

اذان اول ہو یا ثانی مسجد کے اندر دینا مکروہ و خلاف سنت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانے میں اذان ثانی جمعہ کے دن مسجد کے باہر دروازہ پر ہوا کرتی تھی جیسا کہ ابوداؤد شریف میں ہے عن السائب بن یزید قال کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما عالمگیری جلد اول صہ ۵۵ اور فتح القدیر جلد اول صہ ۱۲۵ میں ہے لا یؤذن فی المسجد اور طحطاوی شریف صہ ۱۲۹ پر ہے یکرہ ان یؤذن فی المسجد یعنی مسجد میں اذان دینا مکروہ ہے عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ صہ ۲۴۵ پر ہے قولہ بین یدیہ ای مستقبل الامام فی المسجد کان او خارجہ والمسنون ھو الثانی یعنی مسجد کے باہر اذان دینا سنت ہے لہذا ثابت ہوا کہ مسجد کے اندر اذان دینا مکروہ ہے اور مسجد کے باہر اذان دینا سنت ہے خدائے قدیر ہمیں اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ حبیب الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

عبد القیوم اعظمی جامعہ غازیہ سید العلوم بڑی تکیہ بہرائچ ۱۷ ذوی الحجہ ۱۴۰۵ھ

الجواب صحیح۔ واللہ اعلم بالصواب۔ محمد شریف القادری جامعہ غازیہ سید العلوم بڑی تکیہ بہرائچ شریف

مظفر حسین خالص پوری مدرس مدرسہ جامعہ غازیہ سید العلوم بڑی تکیہ بہرائچ شریف

الجواب صحیح :۔ محمد الیاس خاں قادری بلگرام شریف ضلع ہردوئی ۶ صفر ۱۴۰۶ھ

اصغر علی رضوی بستوی خادم جامعہ غازیہ سید العلوم بڑی تکیہ بہرائچ شریف

محمد اسمعیل خاں بہرائچی رضوی۔ خادم مدرسہ جامعہ غازیہ سید العلوم بڑی تکیہ بہرائچ شریف

امتیاز احمد اعظمی۔ خادم جامعہ غازیہ سید العلوم بڑی تکیہ بہرائچ شریف

الحمد لولیہ والصلوۃ علی نبیہ۔ اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔ صورت مسئولہ کے بارے میں فقہ حنفی کی بہت ہی معتبر و مستند کتاب ہدایہ میں ہے ویکرہ ان یؤذن فی المسجد مسجد کے اندر کوئی بھی اذان ہو دینی مکروہ ہے اہلسنت کا اس پر اجماع ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

الجواب صحیح والمجیب مصیب ومثاب :۔ سید ظفر احمد حبیبی خادم صدر العلوم گونڈہ

۱۷ ذوی الحجہ المکرمہ ۱۴۰۵ھ یوم الثلاثا

ابوالحسن قادری صدر العلوم گونڈہ ۱۷ ذوی الحجۃ المقدسہ ۱۴۰۵ھ

احقر سید افضال احمد قادری غفرلہ خادم مدرسہ صدر العلوم ریلوے مسجد بڑگاؤں گونڈہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

الجواب صحیح والمجیب مصیب ومثاب
حبیب الرحمن خادم مدرسہ ضیاء العلوم پرانا گورکھپور۔ گورکھپور
الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ محمد طاہر القادری خادم مدرسہ اہلسنت ضیاء العلوم شہر گورکھپور
الجواب صحیح۔ الفقیر احقر محمد عبد الجبار رضوی گورکھپوری غفرلہٗ ۲۱ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ مطابق ۷ ستمبر ۱۹۸۵ء
الجواب صحیح۔ غلام احمد یار علوی ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم
فاضل مجیب مولانا مفتی عبد الرحیم صاحب بستوی نے اذان ثانی جمعہ کے سلسلے میں جو تحقیقی جواب سپرد قلم فرمایا وہ حق ہے۔ وللہ در المجیب المصیب المثاب واللہ ورسولہ اعلم
غلام عبد القادر علوی خادم دار العلوم لاہل السنۃ فیض الرسول براؤں شریف
الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ واللہ ورسولہ اعلم۔ احقر محمد عبد الرحمن عرف علی حسن نعیمی اشرفی رضوی غفرلہٗ
خادم دار العلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ
۹۲/۷۸ مفتی مولانا عبد الرحیم صاحب بستوی نے جمعہ کی اذان ثانی کے بارے میں جو جواب تحریر فرمایا ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم　　عبد المصطفےٰ الاعظمی عفی عنہ
شیخ الحدیث دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی
جمعہ کی اذان ثانی جس کے بارے میں سوال ہے مسجد کے اندر مکروہ ہے منبر کے سامنے مسجد کے باہر ہونا چاہیئے واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبد المنان اعظمی دار الافتاء شمس العلوم گھوسی اعظم گڈھ ۲۱۔۱۲۔۱۴۰۵ھ
الجواب صحیح فقط عزیز الرحمن تلمیذ حضرت بحر العلوم مفتی عبد المنان صاحب
الجواب صحیح والمصیب مصیب۔ العبد قمر الدین اشرفی صدر مدرس دار العلوم اہلسنت شمس العلوم گھوسی ضلع اعظم گڈھ ۱۱ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ
الجواب صحیح۔ محمد عاصم اعظمی۔
الجواب صحیح۔ رضوان احمد شریفی استاذ دار العلوم اہلسنت شمس العلوم گھوسی اعظم گڈھ
الجواب صحیح۔ عبید اللہ خاں اعظمی عفی عنہ
الجواب ملہم الصواب۔ سیف الدین مدرس مدرسہ شمس العلوم گھوسی اعظم گڈھ یوپی
الجواب صحیح۔ ابو داؤد شریف کی حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث میں علی باب المسجد کا اضافہ ہے یہ ثقہ کی زیادتی ہے اور ثقہ کی زیادتی بالاتفاق مقبول ہے اسلئے یہ ثابت کہ اذان خطبہ مسجد کے باہر دینا سنت ہے اور اندرون مسجد دینا سنت کے مزاحم بدعت سیۂ ہے اسلئے اس سے احتراز واجب اور ضروری ہے کہ یہ اذان مسجد کے باہر دی جائے۔ یہ سنت مردہ ہو چکی ہے اور مردہ سنت زندہ کرنے کے لیے سو شہیدوں کے ثواب کا سچا وعدہ ہے۔ مسلمانوں پر لازم کہ جہاں جہاں یہ اذان مسجد کے اندر ہوتی ہو باہر دیں اور اس مردہ سنت کو زندہ کرکے سو شہیدوں کا اجر عظیم حاصل کریں۔ بین یدی اور عند سے یہ استدلال کہ یہ اذان منبر کے متصل ہونی چاہیئے۔ محاورہ عرب بلکہ قرآن واحادیث کے خلاف ہے۔ آخر اس حدیث میں بین یدیہ بھی ہے اور علی باب المسجد بھی ہے جبکہ عہد اقدس میں مسجد مبارک سو ہاتھ لمبی اور سو ہاتھ چوڑی تھی

تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ عہد نبوی و خلفائے راشدین میں یہ اذان کم از کم چورانوے چھیانوے ہاتھ کے فاصلے پر ہوتی تھی جب اتنے فاصلے پر بین یدی صادق تو اس سے یہ استدلال کہ متصل خطیب کے منبر پر ہو فاسد
فاضل مجیب مدظلہ نے جو تحقیق فرمائی وہ حق و صواب ہے واللہ تعالٰی اعلم۔

محمد شریف الحق امجدی خادم الافتاء اشرفیہ مبارکپور ١٧ ذوی الحجہ ١٤٠٥ھ

الجواب صحیح واللہ تعالٰی اعلم۔ محمد کوثر خاں نعیمی غفرلہ صدر مدرس جامعہ عربیہ اظہار العلوم جہانگیر گنج فیض آباد

الجواب صحیح۔ واللہ تعالٰی اعلم امام الدین مصطفٰی خادم جامعہ عربیہ اظہار العلوم جہانگیر گنج فیض آباد

محمد محب الحق اعظمی امجدی منزل، کریم الدین پور گھوسی۔ اعظم گڈھ

اصاب المجیب والمصدقون۔ محمد احمد الاعظمی المصباحی صدر المدرسین مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڈھ یوپی

لقد اصاب من اجاب۔ عبدالحق رضوی۔ خادم الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور۔

لقد اصاب من اجاب واللہ الھادی الی سبیل الرشاد۔ نصراللہ القادری
خادم فیض العلوم محمد آباد۔ اعظم گڈھ

المجیب مصیب۔ محمد عارف اللہ مصباحی۔ خادم مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ اعظم گڈھ

نعم ما اجاب المجیب و اصاب راجاد وھو الحق لاجواب الاولہ

العبد الفقیر اقبال احمد القادری النوری خادم صدر المدرسین دار العلوم ضیاء العلوم خیرآباد اعظم گڈھ ٢٢ ذوالحجہ ١٤٠٥ھ

لقد اصاب من اجاب۔ عبدالستار مصباحی استاذ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد اعظم گڈھ

الجواب صحیح۔ عبدالغفار اعظمی استاذ مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم خیرآباد اعظم گڈھ ٢٢ ذوی الحجہ ١٤٠٥ھ

احمد القادری بیہروی۔ خادم التدریس ضیاء العلوم خیرآباد اعظم گڈھ

الجواب صحیح۔ محبوب احمد عزیزی۔ خادم مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد اعظم گڈھ ٢٢-١٢-١٤٠٥ھ

٩٢/٨٦ ابوداؤد شریف کی وہ روایت جس میں علی باب المسجد کا لفظ نہیں اور دوسری وہ روایت جس میں علی باب المسجد کا لفظ ہے تو اس زیادہ والی روایت کو ترجیح دی جائے گی جیسے خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کے سلسلے میں جو روایت حضرت بلال سے مروی ہے کہ رسول گرامی نے خانہ کعبہ میں نماز ادا فرمائی ہے اس کو دوسری روایت پر ترجیح دی جاتی ہے۔ والجواب ھو الحق والصواب واللہ تعالٰی اعلم و علمہ جل مجدہ

محمد معراج القادری غفرلہ المجدی اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ

فاضل مجیب نے بہت ہی شافی تنقیح سے اذان جمعہ خارج مسجد ہونا ثابت کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں فتح القدیر کی ایک عبارت بھی پیش کرنا مفید ہوگا۔ ہدایہ میں خطبہ جمعہ کے متعلق فرمایا ویخطب قائما علی طہارۃ لان القیام فیھما متوارث ثم ھی شرط الصلوٰۃ فتستحب فیھما الطہارۃ کالاذان۔ امام ابن ہمام فتح میں ثم ھی شرط الصلوٰۃ پر تحریر فرماتے ہیں ھذہ صورۃ قیاس بجملۃ الحکم فی اصلہ کونہ شرطا للصلوٰۃ لکنہ مفقود فی الاصل فضلا عن کونہ موجودا غیر علۃ اذ الاذان لیس شرطا فالاولی ما عینہ فی الکافی جامعہ وھو ذکر اللہ فی المسجد ای فی حدودہ لکراھۃ الاذان فی داخلہ
خطبہ جمعہ کے ضمن میں یہ بتانا کہ اذان داخل مسجد میں مکروہ ہے اس امر کی کھلی ہوئی دلیل ہے کہ اذان خطبہ بھی

امام ابن ہمام کی تصریح کے مطابق داخل مسجد میں مکروہ ہے۔ فالمجیب مصیب واللہ تعالیٰ اعلم

ضیاء المصطفیٰ قادری عفی عنہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

حضرت فاضل مجیب کا جواب شافی ووافی ہے عامہ کتب فقہ میں یہ جزیہ مصرح ہے یکرہ ان یؤذن فی المسجد اور خطبہ جمعہ سے پہلی والی ندا اذان ہی ہے فالجواب ھو الصواب والمجیب مثاب

شمس الھدیٰ خاں عفی عنہ خادم الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

الجواب صحیح۔ احمد رضا مصباحی خادم اشرفیہ مبارکپور

ماقال المجیب ھو التحقیق ۔ عبدالشکور خادم اشرفیہ مبارک پور

عبداللہ خاں عزیزی ۔ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور ــــ اسرار احمد الجامعۃ الاشرفیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الجواب صحیح ۔ محمد نظام الدین الرضوی

• خادم الافتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ ۲۳ ذی الحجۃ المبارکہ ۱۴۰۵ھ

الجواب صحیح ۔ غلام حسین مصباحی خادم الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ۔

الجواب صحیح ۔ علی احمد اشرفی مدرس دارالعلوم مخدوم اشرف درگاہ رسول پور کچھوچھہ شریف فیض آباد (یوپی)

علی اصغر اشرفی مقام ڈونڈو پوسٹ بسکھاری ضلع فیض آباد •

الجواب صحیح والمجیب مثاب واللہ اعلم بالصواب ۔ محمد امام الدین القادری الرضوی النوری غفرلہ ربہ

ساکن بسکھاری ضلع فیض آباد (یوپی)

محمد ولی اللہ کچھوچھوی مدرس دارالعلوم مخدوم اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الجواب صحیح ۔ سید مظہر الدین اشرف برادر خورد حضرت مولانا سید شاہ ظفر الدین اشرف

اشرفی الجیلانی سجادہ نشین ومتولی درگاہ کچھوچھہ شریف

الجواب صحیح ۔ محمد عبدالجلیل النعیمی الاشرفی جامعہ اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف فیض آباد۔

ھذا حکم العالم المطاع دما علینا الا الاتباع •

حضرت علامہ سید محمد مکی راشد اشرفی الجیلانی (نبیرۂ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ)

الجواب صحیح ۔ محمد قمر عالم قادری ۔ خادم جامعہ اشرف کچھوچھہ

الجواب صحیح عبیدالرضا محمد مستقیم رضوی عفی عنہ اشرفی نوری بک ڈپو درگاہ رسول پور کچھوچھہ شریف فیض آباد

الجواب صحیح ۔ (مولانا) محمد فیاض عالم صاحب اشرفی خادم جامعہ اشرف •

الجواب صحیح ۔ (مولانا) محمد مطلوب صاحب اشرفی خادم جامعہ اشرف

الجواب ھو الجواب ۔ محمد جمال الرافع اشرفی خادم جامعہ اشرف۔

الجواب صحیح ۔ فقیر سید سراج اظہر القادری خطیب امام مچھول گلی مسجد ۔ الجواب صحیح ۔ محمد یوسف ابوبکر جوہری القادری بمبئی ۳

۸۶/۹۲ فاضل مجیب حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب بستوی نے جمعہ کی اذان ثانی کے بارے میں جو جواب تحریر فرمایا ہے صحیح ہے اور حق ہے والجواب حق وصحیح ۔ محمد سلطان اشرف نوری ۔ خادم جامعہ رضویہ شمس العلوم بہیڑی ضلع بریلی شریف۔

۸۶/۹۲ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالرحیم صاحب بستوی نے اذان ثانی جمعہ کے بارے میں جس تفصیل کے ساتھ جواب تحریر فرمایا ہے وہ حق و صواب ہے ۔ سید محمد مظہر حسن قادری برکاتی بدایونی ناظم مدرسہ قاسمیہ برکاتیہ محلہ ناگران بدایوں شریف یوپی ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

الجواب صحیح۔ اسمٰعیل قادری ساکن عسکر کما پور پوسٹ ڈیڈولی تحصیل امروہہ ضلع مراد آباد

الجواب صحیح عبد الغفار نوری ۔ الجواب صحیح۔ عبد الستار عثمانی دھمتری

الجواب صحیح۔ محمد جبین صدیقی (ابو الحقانی) لوکھاہا مدھوبنی بہار

صحیح الجواب والمجیب مثاب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ محمد عبد اللہ ریاض القادری سیوانی غفرلہ، خادم غوث الورکی عربی کالج مخدوم سرائے سیوان۔ سابق خادم الافتاء رضوی الافتاء بریلی شریف ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

الجواب صحیح۔ (شیخ طریقت) سید مبشر علی محسن امام مسجد محلہ شیخو پور قصبہ بہیڑی ضلع بریلی شریف

۸۶/۹۲ اذان ثانی یا دوسرے نمازوں کی اذانیں اندرون مسجد ہونا خلاف سنت متواترہ ہے۔ ھذا ھو الحق الحقیق بالقبول وما قالوا بعضہ فھی الفضول۔ کتبہ۔ عبدہ المذنب سید محمد شاہد علی تقوی بشیری نعیمی خادم جامعہ غوثیہ بشیر العلوم بہیڑی محلہ شیخو پور ضلع بریلی ۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح :۔ عبد المصطفےٰ سید محمد مشرف علی عرف نوری میاں تقوی بشیری، نعیمی خادم الجامعۃ الغوثیہ بشیر العلوم محلہ شیخو پور قصبہ بہیڑی ضلع بریلی شریف ۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز شنبہ

الجواب صحیح۔ محمد اسلم قادری پیلی بھیتی مدرس مدرسہ بحر العلوم بہیڑی ضلع بریلی شریف

۸۶/۹۲ فاضل مجیب نے اذان ثانی کے بارے میں جو جواب لکھا ہے وہ حق و صحیح ہے خداوند کریم مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ محمد عبد اللہ قادری عفی عنہ خادم جامعہ قادریہ نور العلوم ۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

شیخ نبیرہ احمد قادری تدریسی مدرس جامعہ ہذا ۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

۸۶/۹۱۷ اذان ثانی کے متعلق مسئلہ کے بارے میں عالی جناب محمد غوث خانصاحب اور جناب شفیق احمد خانصاحب گریہ منشی! حضرت اقدس مخدوم گرامی پیر و مرشد شیخ اچھے میاں صاحب دامت برکاتہم القدسیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خانصاحب علیہ الرحمہ کی تحقیق سے کسے انکار ہے انھوں نے اذان ثانی کے متعلق جو بھی لکھا ہے وہ حق ہے اذان بیرون مسجد ہی ہونا چاہیئے لیکن میں کسی سے بحث کا عادی نہیں یہ کام مفتی حضرات کا ہے میں اس فتوی اذان ثانی قول فیصل سے متفق ہوں لہذا حضرت نے خادم کے لئے تاکید اً حکم فرمایا کہ تم دستخط وغیرہ کردو اور مدرسہ کی مہر بھی اس پر لگا دو لہذا بندۂ عاجز کا شرع مطہرہ اور اپنے مرشد کے حکم پر سر خم ہے۔ خاکپائے شاہجی :۔ انوار احمد قادری خیری خطیب مسجد بازار۔ خادم فیضان شاہجی مدرسہ اسلامیہ متصل موتی مسجد بہیڑی ۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ احقر عبد الرؤف دلکش قادری خادم مدرسہ اسلامیہ موتی مسجد بہیڑی بریلی شریف ۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

فاضل مجیب نے جو جواب اذان ثانی سے متعلق حدیث پاک سے رقم فرمایا ہے وہ حق بجانب ہے۔ رب کریم ہم سب اہلسنت کو تائید حق و ابطال باطل کی توفیق رفیق بخشے آمین

راقم الحروف فقیر محمد انوار الحق قادری غفرلہ القدیر۔ خادم اول الجامعۃ القادریہ سنی یونیورسٹی متصل ریلوے اسٹیشن رچھا روڈ ضلع بریلی شریف ۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

عبد الجلیل قادری عفی عنہ مدرس فیضان العلوم جوکھن پور ضلع بریلی ۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

الجواب صحیح۔ محمد احمد القادری عفی عنہ مقام مہاٹول ڈاکخانہ کٹھولہیہ وایا چرہیار ضلع سیتامڑھی بہار
۹۲/۷/۰۶ الجواب صحیح وصواب۔ عبد الرحمٰن خاں قادری دولوی ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ رونق الاسلام رہپورہ چودھری بریلی ۱۳ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

جمعہ کی اذان خطبہ بلا اختلاف اذان ہی ہے اور اسمیں بھی کوئی اختلاف نہیں کہ یہ جماعت میں حاضری کا مطالبہ ہے یہ بات ہر صاحب عقل ادنیٰ تامل سے جان سکتا ہے کہ یہ اذان ان لوگوں کو سنانے کے لئے ہے جو جماعت میں اور مسجد میں حاضر نہیں ہیں مسجد کے ایسے مقام پر ہونی چاہیے جہاں سے بیرون مسجد کے لوگ سن سکیں اور مسجد میں حاضر ہو جائیں مسجد کے اندر ہی اندر اذان پڑھنے سے تو صرف اندر ہی کے لوگ سن سکیں گے جو پہلے سے موجود ہیں حالانکہ سنانا مقصود انہیں ہے جو ابھی تک مسجد میں حاضر نہیں ہوئے ہیں اسلئے عقل وفطرت سلیمہ خود بخود یہی ہے کہ طریقہ مسنونہ یہی ہے کہ یہ اذان بھی خارج مسجد جہت میں کہی جائے فاضل گرامی مولانا عبد الرحیم بستوی کے مفصل جواب میں منقولات کے تقریباً تمام گوشے واضح ہو گئے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ ورسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم

مفتی محمد میاں ثمر سجادہ نشین درگاہ خانقاہ مسعودیہ مظہریہ مسجد شاہی فتحپوری دہلی بوسٹ بکس ۵۰۵۳ ۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الجواب وھو الموفق مندرجہ بالا جوابات بروئے فقہ حنفی درست ہیں فاضل مجیب علامہ عبد الرحیم بستوی مدظلہ العالی نے بہت شافی اور مدلل انداز میں مسئلہ کے مختلف گوشوں کو واضح کر دیا ہے دیگر علماء کرام اور مفتیان عظام نے بھی قابل ستائش کوشش کی ہے جزاھم اللہ تعالیٰ اسی سلسلہ میں عالمگیری میں ہے۔ وینبغی ان یؤذن علی المأذنۃ او خارج المسجد ولا یؤذن فی المسجد کذا فی فتاویٰ قاضی خاں والسنۃ ان یؤذن فی موضع عالٍ یکون اسمع لجیرانہ کذا فی البحر انتہی
چونکہ اذان خطبہ حاضرین اور غائبین دونوں کے لئے ہے اسلئے خارج مسجد ہی ہونا چاہیے۔ یہی تمام کتب فقہ میں اسکی تصریح ہے کہ اذان اونچے مقام پر دی جائے تاکہ مسجد جامع کے آس پاس کے لوگ اس کو بخوبی سن سکیں واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ محمد مکرم احمد غفرلہ شاہی امام وجانشین حضرت مفتی محمد مظہر اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ومفتی جامع مسجد فتحپوری دہلی ۵ رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

الجواب صحیح: (مولوی) محمد معظم احمد نائب امام مسجد فتحپوری دہلی
(ڈاکٹر) محمد سعید احمد امام وخطیب وسجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ عیدگاہ روڈ دہلی
(پیرزادہ) عبد المسعود رضا چمن قادری قاضی شہر نوندی۔ الجواب صحیح۔ محمد نور الحق نوری نائب شیخ الحدیث دار العلوم نوری اندور
فقیر عبد الرحمٰن رضا غفرلہ، لکھیم پور کھیری یوپی ۶ رجب المرجب ۱۴۰۶ھ۔ عبد الغفار نوری ناظم اعلیٰ دار العلوم نوری اندور
مولوی سید احمد علی رضوی وکیل جاورہ چشتی خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند رضوی گلی اجمیر شریف
الجواب صحیح سید محمد مہدی حسن خادم آستانہ غریب نواز اجمیر شریف ۷ رجب ۱۴۰۶ھ
محمد حنیف خاں رضوی چشتی خادم مدرسہ حنفیہ صوفیہ ناگور شریف راجستھان

الجواب صحیح مسئلہ ہذا میں مفتیان شرع متین اور علماء نے بالاتفاق رائے حدیث وشریعت کی پیروی میں بہت ہی دوربینی کے مطالعہ کے بعد جو جواب تحریر فرمائے ہیں فقیر اس سے متفق ہے اور امید کرتا ہے کہ مسلمانان اہلسنت اس پر غور فرماتے ہوئے اسکی قدر ومنزلت کرتے ہوئے استفادہ فرمائیں گے رب قدیر ہمیں ایسے خزانوں سے مستفیض فرمائے آمین۔
فقیر چشتی رضوی منزل ۲۷۶ رضوی گلی اجمیر شریف ۷ رجب ۱۴۰۶ھ

قاضی محمد فضل رسول سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم فیصل آباد (پاکستان) ۶ رجب المرجب ۱۴۰۶ھ
محمد حسن علی القادری غفرلہٗ میلسی (ملتان شریف پاکستان)

الجواب صحیح۔ خادم آستانہ عالیہ مدرسہ فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی سجادہ نشین یار علویہ محمد صدیق احمد غفرلہٗ
الجواب صحیح۔ احقر محمد میاں مظہری ناظم درگاہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مہرولی شریف نئی دہلی۔
الجواب صحیح۔ اعجاز احمد نظامی خطیب جامع مسجد اودے پور راجستھان ـــ الجواب صحیح۔ حافظ محمد ہارون خطیب
مسجد علی پورہ مقیم چمن پورہ اودے پور راجستھان ـــ الجواب صحیح۔ محمد احسان الرحمٰن فاروقی رضوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ
قادریہ رضویہ رضوانیہ اندور ایم پی ـــ الجواب صحیح۔ عبدالمجید خاں ساکن اندور
لکن الحکم عالم المطاع وما علینا الا الاتباع محمد حبیب یار خاں قادری (غفرلہٗ) خادم دارالافتاء جامع مسجد
شہر اندور مفتی مالوہ ایم۔ پی ـــ الجواب صحیح۔ محمد ذکریا قادری رضوی نوری خطیب مسجد بزریا اندور
الجواب صحیح۔ حسن رضا خاں ناظم اعلیٰ ادارہ شرعیہ بہار ـــ الجواب صحیح۔ شعبان علی نعیمی غفرلہٗ القوی مالوی ملاڈ بمبئی
محمد محبوب عالم رضوی مہتمم دارالعلوم رضویہ غریب نواز رضا نگر اجین نزیل برمکان مجاہد مالوہ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ
الحاج حافظ عبدالغفار صاحب نور گیٹ بابا اندور ایم پی ـــ محمد اسلام اشرفی خطیب و امام مسجد حاجی علی درگاہ بمبئی۔
صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ محمد رفیق قادری رضوی عفا اللہ تعالیٰ عنہ شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ
دلائل روڈ بمبئی ۱۳، ۱۹ شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ محمد عارف اشرفی دارالعلوم محمدیہ بمبئی۔

۷،۸۶ الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ بیشک حکم یہی ہے کہ جس طرح دیگر اذانیں داخل مسجد مکروہ و ممنوع ہیں اذان خطبہ
بھی مسجد کے اندر مکروہ ہے خارج مسجد ہونا ہی موافق سنت ہے واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ محمد افروز القادری
خادم افتاء دارالعلوم محمدیہ بمبئی ۱۳، ۱۹ شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ الجواب صحیح۔ توکل حسین نائب شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ بمبئی
محمد اسلام اللہ عزیزی خادم دارالعلوم محمدیہ بمبئی۔ ـــ الجواب صحیح۔ محمد شفیق الرحمٰن عزیزی خادم دارالعلوم محمدیہ بمبئی۔
الجواب صحیح۔ محمد صدیق مدرس دارالعلوم محمدیہ بمبئی ـــ الجواب صحیح والمجیب مصیب عبدالشکور اعظمی خادم الجامعۃ الامجدیہ
بمبئی بیرروڈ بھونڈی (تھانہ) الجواب صحیح۔ محمد وسیم اشرف خاں حبیبی ازہری بک ڈپو متصل موتی مسجد بائیکلہ بمبئی
الجواب صحیح۔ محمد عبدالحفیظ رضوی خطیب و امام مسجد کھتری بنیان روڈ بمبئی ۳
الجواب صحیح۔ عبدالجلیل رضوی خطیب و امام عبدالسلام مسجد عبدالرحمٰن اسٹریٹ بمبئی ۳
الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ الفقیر سید محمد عبدالعلیم قادری رضوی عفی عنہ ۱۷۸ جالی محلہ بمبئی
اصاب من اجاب۔ الحقیر قاضی محمد اسماعیل مقبولی عفی عنہ القوی یانگل شریف کرناٹک
الجواب صحیح۔ سید انوار حسین رضوی عفی عنہ نزیل بمبئی ۲-۵-۸۶ء

الجواب صحیح
احمد زماں خاں قادری رضوی عفی عنہ متصل ڈیوڑھی
بڑے نواب چیلی پورہ اورنگ آباد ۴۳۱۰۰۱ (مہاراشٹر)

الجواب صحیح۔ ابوداؤد شریف کی، حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں "علیٰ باب المسجد" کا اضافہ ہے۔ یہ ثقہ کی زیادتی ہے۔ اور اندرونِ مسجد دینا سنت کے مزاحم بدعت سیئہ ہے۔ اس لئے اس سے احتراز واجب ہے۔ اور ضروری ہے کہ یہ اذان مسجد کے باہر دی جائے۔

سنّت مردہ ہوچکی ہے اور مردہ سُنت زندہ کرنے پر سو شہیدوں کے ثواب کا سچا وعدہ ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ جہاں جہاں یہ اذان مسجد کے اندر ہوتی ہو باہر دیں۔ اور اس مردہ سنت کو زندہ کرکے سو شہیدوں کا اجرِ عظیم حاصل کریں۔

"بین یدیہ" اور "عند" سے یہ استدلال کہ یہ اذان منبر کے متصل ہونی چاہئیے۔ محاورہ عرب بلکہ قرآن واحادیث کے خلاف ہے آخر اسی حدیث میں "بین یدی" بھی ہے اور علی باب المسجد بھی ہے۔ جب کہ عہدِ اقدس میں مسجد مبارک سو ہاتھ لمبی اور سو ہاتھ چوڑی تھی۔ تولامحالہ ماننا پڑے گا، کہ عہد نبوی وخلفاء راشدین میں یہ اذان کم از کم چورانوے یا چھیانوے ہاتھ کے فاصلے پر ہوتی تھی۔ جب اتنے فاصلے پر بین یدی صادق تو اس سے یہ استدلال کہ منبر کے متصل خطیب کے سر پر ہونا فاسد۔ فاضل مجیب مدظلہ نے جو تحقیق فرمائی وہ حق وصواب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد شریف الحق امجدی

خادم الافتاء الاشرفیہ مبارک پور ۱۴ر ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ

ہر اک رضوی کو یہ ساعت مبارک

فضائے نور اور نکہت مبارک
رسول پاک کی قربت مبارک

جمال حق کمال حسن و رحمت
ملے جسکو اُسے رفعت مبارک

وہ ارضِ پاک وہ گنبد وہ جالی
نگاہ وقلب کی جنّت مبارک

سوئے کعبہ چلے مفتی اعظم!
ہر اک رضوی کو یہ ساعت مبارک

جو اختر ہالۂ خورشید میں ہو
اُسے یہ اوج یہ قسمت مبارک

بیاں ہوگی ہماری بھی تمنّا
ہمیں اس در سے یہ نسبت مبارک

تو خوش قسمت ہے اے ممتاز تجھ کو
ولیِ خاص کی قربت مبارک

ممتاز احمد خاں قادری مصطفوی
ممتاز شاہجہاں پوری

ورلڈ اسلامک مشن کی رپورٹ

غزالیٔ دوراں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی کا انتقال پُر ملال

برصغیر کی عظیم اسلامی روحانی شخصیت حضرت علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ کے وصال کی خبر سے پورے برطانیہ کے مسلمانوں میں صفِ ماتم بچھ گئی ہے۔ جگہ جگہ تعزیتی جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ ایصالِ ثواب کی مجلسیں منعقد کی جا رہی ہیں۔ اور رحمت و مغفرت کی دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے

اس کربناک اطلاع کے ملتے ہی ورلڈ اسلامک مشن کے ارکین کا لندن میں اجلاس منعقد ہوا۔ فوری طور پر فاتحہ خوانی ہوئی۔ اس کے بعد ملک کی تمام مساجد میں ایصالِ ثواب کی مجلس منعقد کرنے کی مشن کی جانب سے اپیل کی گئی۔

ورلڈ اسلامک مشن کی شاخوں کی جانب سے لندن۔ لیسٹر۔ برمنگھم۔ مانچسٹر۔ بریڈفورڈ اور دوسرے شہروں میں عید الفطر کے عظیم اجتماعات میں حضرت علیہ الرحمۃ کی دینی و علمی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ اور ایصالِ ثواب بھی کیا گیا۔

۱۵ر جون ۱۹۸۶ء بروز اتوار۔ لندن کی مرکزی جامع مسجد میں بعد نماز ظہر ورلڈ اسلامک مشن کی جانب سے علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ کی یاد میں عظیم الشان تعزیتی جلسہ کیا جا رہا ہے۔ جس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد، کالج، و یونیورسٹی کے مسلم اساتذہ و طلباء، سفارتی نمائندے علمائے کرام و عوام اہلسنت کی کثیر تعداد کی شرکت ہوگی۔ ریڈیو و اخبارات کے نمائندے بھی موجود ہوں گے۔

علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ کے اُٹھ جانے سے قوم و ملت کو جو خسارہ ہوا ہے وہ ناقابلِ بیان ہے پروردگارِ عالم حضرت موصوف کی مغفرت فرمائے۔ اور جملہ غم گساروں کو توفیقِ صبر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

شاہد رضا نعیمی
جنرل سکریٹری ورلڈ اسلامک مشن
برطانیہ

مولانا عبد المنان اشرفی کا انتقال پُر ملال

مکہ مسجد۔ بولٹن (برطانیہ) کے سابق خطیب و امام مولانا عبد المنان اشرفی علیہ الرحمۃ کے اچانک انتقال سے برطانیہ کے عوام اہلسنت اور خاص طور پر علماء و ائمہ کرام کے حلقہ میں کہرام مچ گیا ہے۔

مولانا مرحوم کا تعلق سیتامڑھی (بہار)

سے تھا۔ آپ نے جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں تعلیم حاصل کی تھی۔ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ سے آپ کو شرفِ بیعت حاصل تھا۔ علوم دینیہ سے فراغت کے بعد ایک عرصہ تک آپ کالسر (گجرات) میں امامت کے فرائض انجام دیتے رہے اس کے بعد ۱۹۷۳ء میں آپ برطانیہ تشریف لے گئے حالتِ خواب ہی میں آپ پر دل کا شدید دورہ پڑا۔ اور ڈاکٹر کے آنے سے قبل ہی آپ کی روح پرواز کر گئی۔ مولانا مرحوم کی عمر تقریباً ۵۴ سال تھی۔ انتقال کی خبر تھوڑے ہی وقت میں فون کے ذریعہ پورے برطانیہ میں پھیل گئی ہر جگہ مساجد میں سوگواروں کا ہجوم جمع ہو گیا۔

۴ر جون ۱۹۸۶ء بروز بدھ ہزاروں ہی غمگساروں نے مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ ورلڈ اسلامک مشن کے تمام رہنما اس موقع پر موجود تھے۔ علامہ قمر الزماں اعظمی و مولانا مفتی گل رحمٰن قادری۔ پیر معروف حسن مولانا قاری اسمٰعیل مصباحی۔ مولانا محمد حنیف رضوی۔ مولانا شاہد رضا نعیمی مولانا مفتی شمس الضحیٰ اشرفی۔ مولانا احمد نثار بیگ قادری مولانا ممتاز احمد اشرف القادری کے علاوہ ملک بھر کی مساجد کے علماء و ائمہ کی کثیر تعداد نے مولانا مرحوم کو سپردِ خاک کیا۔

ورلڈ اسلامک مشن کی جانب سے مختلف شہروں میں ایصالِ ثواب کی مجالس کا انعقاد کیا گیا۔

۱۴ر جون بروز سنیچر مانچسٹر میں ورلڈ اسلامک مشن کے زیرِ اہتمام ایک تعزیتی پروگرام منعقد ہو رہا ہے جس میں علمائے کرام کی بہت بڑی تعداد شرکت کر رہی ہے۔

مولانا مرحوم کی بڑی صاحبزادی ردولی شریف ضلع ستیا مڑھی بہار (انڈیا) میں مقیم ہیں مولانا کے دو چھوٹے صاحبزادے اور ایک چھوٹی بچی اور ان کی بیوہ برطانیہ میں ہی قیام پذیر ہیں۔ جملہ... قارئین سے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر و رضا کی دعا کے لئے گذارش کی جاتی ہے

شاہد رضا نعیمی

شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی کے وصال پر جلسۂ تعزیت

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ کے وصال کی خبر ملتے ہی ورلڈ اسلامک مشن کے مرکزی سکریٹری جنرل علامہ قمر الزماں اعظمی نے احباب و ارکان کو اس افسوسناک خبر سے آگاہ کیا۔ اہلسنت کے علماء و ائمہ کرام کو اس حادثہ پر سخت صدمہ و افسوس ہے برطانیہ کی مساجد میں اور دینی و سماجی اداروں کے دفاتر میں حضرت موصوف علیہ الرحمۃ کی روح کو ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی کی مجلسیں منعقد ہو رہی ہیں۔

پروردگار عالم حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کی مغفرت فرمائے۔ انھیں اپنے جوارِ اقدس میں جگہ عطا فرمائے۔

نیز انھوں نے اپنی تصنیفات و تلامذہ کی شکل میں قوم و ملت کے لئے جو ورثہ چھوڑا ہے اس سے ملتِ اسلامیہ کو بہرہ ور فرمائے۔ آمین

ورلڈ اسلامک مشن کے زیرِ اہتمام ایک تعزیتی پروگرام بھی منعقد ہوا جس میں علامہ قمر الزماں صاحب اعظمی، مولانا شاہد رضا نعیمی قاری محمد اسمٰعیل صاحب مصباحی و دیگر علماء نے حضرت مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

خبریں اور اعلانات

مفتی اعظم حضرت علامہ ازہری صاحب کی حج وزیارت کو روانگی

مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ ۹ راگست کو بمبئی سے بذریعہ ہوائی جہاز حج وزیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ واپسی ۲۴ رستمبر کو ہوگی۔ یہ حضرت کا تیسرا حج ہے

قنوج کی دھرتی پر بھی پرچم اعلیحضرت لہرانے لگا

۱۰ رشوال ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹ رجون ۱۹۸۶ء کو اعلیحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت کے مبارک موقع پر ڈاکٹر ارشاد علی نجار صاحب رضوی صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العوام قنوج کے دولت کدہ پر جشن ولادت اعلیحضرت منعقد کیا گیا جس میں قاری سید عبد السلام صابری عزیزی تحسین رضا خاں اور عزیزی توصیف رضا خاں، مولانا واجد علی رفاقتی، مولانا آفاق احمد صاحب نقشبندی اور ڈاکٹر ارشاد علی صاحب وغیرہ نے نعت ومنقبت پیش کیں اور تقاریر فرمائیں۔

المعلن:- شان محمد رضوی
سکریٹری آل انڈیا سنی جمعیۃ العوام قنوج

افتتاح تعلیم کا حسین منظر!

۱۴ رشوال المکرم کو الجامعۃ النظامیہ ملکپور ہاٹ ضلع کٹیہار (بہار) میں ایک حسین محفل سبھی طلباء و اساتذہ اور اراکین جامعہ کے لئے اس تاریخ کی مبارک و مسعود صبح دلکش ودلربا رہی کہ اس نور ورحمت سے بھری محفل میں ابتداءً صدر محترم حضرت علامہ ومولانا محمد اہم اختر صاحب قبلہ نوری نے فیروز بخت طلباء کو ذوق علم اور ثمرہ جد وجہد کی تلقین فرماتے ہوئے اعلیحضرت عظیم البرکت علیہ الرحمہ والرضوان کی نادر الوجود ذات اور سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان کی آفاقی شخصیت پر مختصر روشنی ڈالی اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا شعر ؂

رضینا قسمۃ الجبار فینا
لنا علم وللجہال مال

پر بلیغ سا تبصرہ فرمایا۔ بعدہ تبرکاً شیخ جامعہ حضرت علامہ ومولانا غلام یٰسین صاحب قبلہ سے تعلیم کا آغاز کرایا گیا پھر فاتحہ خوانی اور ایصال ثواب ارواح طیبہ مصنفین کرام کے لئے سب نے بارگاہ خداوندی میں ہاتھ اٹھایا۔ آمین کے نورانی نغموں سے فضا گونج اٹھی اور محفل کا اختتام ہوا

محمد مختار عالم
مدرس الجامعۃ النظامیہ ملکپور ہاٹ
ضلع کٹیہار (بہار)

انجمن غوثیہ کے زیر اہتمام
عرس امجدی کا شاندار پروگرام

مورخہ ۴ ذی قعدہ ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۸۶ء بروز شنبہ بمقام دار العلوم غوثیہ ۱ بارہ مولا کشمیر، غوث زماں حضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کا عرس سراپا قدس تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا۔

حضرت علامہ مفتی محمد ذکار اللہ صاحب رضوی مصباحی صدر المدرسین دار العلوم غوثیہ، اور حضرت مولانا زاہد الرحمٰن نوری مدرس دار العلوم ہذا نے حضرت کی علمی و دینی خدمات پر بصیرت افروز تقاریر فرماتے ہوئے حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی

المعلن

عبدالصمد درزی جنرل سکریٹری دار العلوم غوثیہ بارہ مولا کشمیر

جامعہ فاروقیہ میں
دورۂ حدیث کا آغاز

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ہمدردان اہلسنت و ارباب علم و دانش کو یہ جان کر بے حد خوشی ہوگی کہ استاذ العلماء حضور حافظ ملت قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے وطن مالوف قصبہ بھوجپور ضلع مرادآباد کے نہایت عظیم الشان تعلیمی ادارہ جامعہ فاروقیہ عزیز العلوم میں نہایت آب و تاب کے ساتھ دورۂ حدیث کا آغاز ہو چکا ہے ـــــ متعینہ پروگرام کے مطابق بتاریخ ۲۳ شوال ۱۴۰۶ھ مطابق یکم جولائی ۱۹۸۶ء بروز منگل بوقت دس بجے دن مشاہیر علماء کرام خصوصاً عزیز ملت حضرت علامہ عبدالحفیظ صاحب سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور خطیب الہند حضرت علامہ سعید اختر صاحب بھوجپوری فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب کلیمی شیخ الحدیث جامعہ ہذا ادیب شہیر حضرت علامہ عبدالنعیم صاحب عزیزی (عیگ) اور سیکڑوں افراد اہلسنت کی موجودگی میں تاج الاسلام حضور مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا صاحب قبلہ ازہری نے دورہ حدیث کے طلبہ کو بخاری شریف شروع کرایا اور اسکی پہلی حدیث انما الاعمال بالنیات پر ایک جامع اور بصیرت افروز تقریر سے حاضرین مجلس کو محظوظ و مسرور فرمایا، بعدہ سیکڑوں کی تعداد میں لوگ داخل سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ ہوئے پھر حضرت موصوف کی دعا پر اس مبارک مجلس کا اختتام عمل میں آیا۔

نیز یکم جولائی کی شب میں ایک تاریخی اجلاس بھی منعقد ہوا جس میں مذکورہ بالا علمائے اہلسنت نے قوم سے خطاب فرمایا، آخر میں حضرت ازہری صاحب قبلہ نے ایسی روحانی و عرفانی تقریر فرمائی کہ لوگ فرط عقیدت و محبت اور جذبہ اسلامی سے سرشار ہو کر بے خود ہو گئے اور ہر چہار طرف علم و عرفان کے انوار و تجلیات نظر آنے لگے۔

قارئین کرام کے لئے یہ خبر بھی باعث مسرت ہوگی کہ باضابطہ اور مستقل درس بخاری شریف کے لئے بہ حیثیت شیخ الحدیث ہندوستان کے مشہور و معروف اور تجربہ کار استاد حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب کلیمی (مرتب فتاویٰ امجدیہ) کی خدمات جلیلہ حاصل کر لی گئی ہیں جو نہایت توجہ و انہماک سے درس بخاری کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ ادارہ ہذا کی ترقی اور منزل مقصود تک رواں دواں رہنے کے لئے دعا فرمائیں اور اپنے مخصوص عطیات سے ادارہ کو سرفراز کریں۔

فقط الملتمس (مولانا) محمد خورشید رضوی صدر المدرسین جامعہ فاروقیہ عزیز العلوم قصبہ بھوجپور ضلع مرادآباد (یوپی)

الجامعۃ الرضویہ پٹنہ سٹی میں

مدیر اعلیٰ ماہنامہ استقامت ڈائجسٹ کانپور کا

ورود مسعود اور ان کے تاثر

مورخہ ۱۹ر جولائی ۱۹۸۶ء کو ماہنامہ "استقامت" ڈائجسٹ کانپور کے مدیر اعلیٰ جناب مولانا ظہیر الدین قادری صاحب اور ان کے مشیر مرتب جناب مولانا طیش صدیقی صاحب مدرسہ رضویہ مجوزہ الجامعۃ الرضویہ پٹنہ سٹی میں تشریف لائے اور معائنہ فرمانے کے بعد ان دو حضرات نے مندرجہ ذیل تاثرات پیش کئے

مجاہد اہلسنت عزیزی سید محمد ولی الدین صاحب ماشاء اللہ تبارک وتعالیٰ بہت ہی صاحب حوصلہ نوجوان ہیں۔ دین وملت اور مسلک اعلحضرت کی ترقی فروغ اور بقا کا جذبہ ان کے رگ وریشہ میں سرایت کئے ہوئے ہے ان کی لگن اور تڑپ نے عمل کی شکل اختیار کر کے قال کو حال بنا کر رکھ دیا ہے۔

الجامعۃ الرضویہ (جامع مسجد سید رضا کاپل پٹنہ سٹی) کا قیام ان کی سرگرمیٔ عمل اور دینی ارجمندی کا ایک گوشہ ہے۔ بحمد اللہ تبارک وتعالیٰ ابتدائے کار ہی سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر سید ولی الدین رضوی صاحب کو انھیں کے عزم وحوصلہ کی چھاپ والے رفقائے سفر اور معاونین مل گئے تو یہ ادارہ جلد ہی نہ صرف شہرت اور ناموری کے لحاظ سے بلکہ عمل اور کارکردگی کے اعتبار سے ملک گیر ہی نہیں، عالمگیر شہرت اور عظمت حاصل کر کے رہے گا اور اس کے ذریعہ سے ملت اہلسنت اور مسلک اعلحضرت کو روز بروز اور زیادہ سے زیادہ ترقی وفروغ حاصل ہوگا

اہل خیر حضرات کو عموماً اور پٹنہ کے دردمند مسلمانوں کو خصوصاً اس ادارہ کی جانب متوجہ ہو کر ان مجاہدوں کی ہر ممکن ہمت افزائی اور حوصلہ نوازی کرنی چاہیے۔

ظہیر الدین قادری غفرلہٗ
محی الدین احمد طیش صدیقی قادری رضوی
۱۱ر ذی قعدہ ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹ر جولائی ۱۹۸۶ء
(مدیران استقامت ڈائجسٹ کانپور)

فقط عبد الرزاق رضوی ناظم نشر واشاعت مدرسہ [illegible]
مجوزہ الجامعۃ الرضویہ مغل پورہ پٹنہ سٹی ۹ [illegible]

الجامعۃ الرضویہ پٹنہ سٹی بہار کے زیر اہتمام

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۸۶ء مدرسہ رضویہ مجوزہ الجا[معۃ] الرضویہ پٹنہ سٹی کے زیر اہتمام بمقام نواب بہادر روڈ پٹنہ س[ٹی] میں سلطان الواعظین ابو الحقانی حضرت علامہ محمد حسین صد[یقی] کے زیر صدارت عظیم الشان جلسۂ سیرت النبی صلی اللہ [علیہ] وسلم منعقد ہوا جس میں حضرت علامہ حسن رضا خاں اح[مدی] علامہ سید شاہ رکن الدین اصدق، حضرت علامہ را[...] ودیگر مقامی وبیرونی علماء کرام تشریف لائے

اناؤنسری کے فرائض حضرت مولانا محمد انصار ا[...] نوری صدر مدرسہ ہذا نے انجام دیئے۔ جناب س[...] شبیر حیدر رضوی عظیم آبادی، جناب معز الدین، جناب [...] شہاب الدین جناب عزیزم شاداب اختر رضوی [...] بارگاہ رسالت میں اپنی نعتوں کا نذرانۂ عقیدت پیش [کیا]

فقط سید محمد ولی الدین رضوی
مدرسہ رضویہ مجوزہ الجامعۃ الرضویہ پٹنہ سیٹی [...]

شہر چتر درگہ (کرناٹک) میں مدرسہ [...]

فیضان مصطفےٰ کا قیام

مجاہد سنیت غمخوار ملت محترم المقام عالی جناب الحاج حضرت سید احمد صاحب قبلہ قادری رضوی [...]

ی دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت میں شہر جیتر درگہ (کرناٹک) میں ایک سنی ادارہ بنام بزم فیضانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم باضابطہ قانونی طور پر رجسٹرڈ کرالیا گیا ہے۔ اس ادارہ کے زیرِ اہتمام اہلسنت وجماعت مسلک اعلحضرت کا علمبردار مدرسہ فیضانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام عمل بروز شنبہ ۱۹ ر شعبان المعظم ۱۴۰۵ھ میں لایا گیا ہے۔

منجانب:۔ محمد صادق اللہ عفی عنہ معتمد ادارہ
بزم فیضانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہر جیتر درگہ (کرناٹک)

مجلس شوریٰ دار العلوم اشرفیہ مبارکپور

مورخہ ۱۱ر جولائی ۸۵ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں ملک کے گوشے گوشے سے ارکان شوریٰ تشریف لائے اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا اور اشرفیہ کے مستقبل کو مزید روشن وتابناک بنانے کے لئے آئندہ کے لائحہ عمل پر غور کرتے ہوئے مفید تجویزیں پاس کیں اور سالِ آئندہ کا بجٹ منظور کیا۔

خاص بات یہ کہ شوریٰ کی یہ میٹنگ بہت پرسکون ماحول میں انجام کو پہونچی۔

مہدی حسن نائب ناظم دار العلوم اشرفیہ

دینی قلعہ کی تعمیر میں حصہ لیجئے

یہ خبر پوری دنیائے اہلسنت میں نہایت مسرت و انبساط کے ساتھ سنی جائے گی کہ ہند و نیپال کے سنگم پر مسلسل جدوجہد کے بعد دار العلوم رضائے مصطفےٰ بیادگار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کا قیام عمل میں آیا ہے اس وقت دار العلوم کی آغوش رحمت میں نوباصلاحیت و بر کار مدرسین کے زیر خدمات ڈھائی سو طلبہ وطالبات علمی تشنگی بجھا رہے ہیں۔ لہٰذا تمام ملتِ اسلامیہ سے پرزور اپیل ہے کہ دار العلوم کی تعمیر کے کاموں میں چھڑ، سمنٹ، بالو، اینٹ ودیگر ضروری چیزوں سے بھرپور تعاون دیں اور ملتِ اسلامیہ کے وہ فیاض افراد بھی آگے بڑھیں جن کے پاس خدا کی دولتیں امانت رکھی ہوئی ہیں دار العلوم کا کوئی کمرہ یا دار الاقامہ کا کوئی روم تعمیر کروا کر اپنے عزیز مرحوم کے نام صدقۂ جاریہ قائم کریں، خدا آپ کو دارین میں اپنی رحمتوں کے سایہ میں رکھے۔ آمین

محمد حسین الصدیقی

ایک اہم اعلان

تمام مسلمانانِ عالم بالخصوص جھریا کے مسلمانوں کے لیے یہ خوشخبری عید الفطر سے کم نہیں کہ مرکزی دار العلوم غوثیہ رضویہ حمایت الاسلام جس کا قیام جلسۂ جشن افتتاح کے موقع پر حضرت علامہ مفتی اختر رضا خانصاحب ازہری وحضرت علامہ ارشد القادری صاحب کے حکم کے مطابق عمل میں لایا گیا تھا۔ اب الحمد للہ اسمیں چند مدرسین حضرت مولانا مفتی قاری عبد السبحان صاحب رضوی مصباحی کی زیرِ نگرانی مقامی وبیرونی ۱۲۵ طلباء اس وقت تعلیم دین حاصل کر رہے ہیں۔ داخلہ ہنوز جاری ہے۔

لہٰذا ملت کے اہل خیر حضرات سے گذارش ہے کہ بموقع عید سعید کے موقع پر چرم قربانی وعطیات وصدقات دیکر مرکز کے غریب یتیم طلباء کی بھرپور اعانت فرمائیں۔

المعلن، محمد سمیع اللہ رضوی سونا پٹی جنرل سکریٹری
مرکزی دار العلوم ہٰذا۔

حج بیت اللہ شریف

۸ر اگست شہر بڑودہ کے مشہور بزرگ شمس المشائخ الحاج پیر سید عظیم الدین محمود نور اللہ جیلانی القادری کے صاحبزادے سید ابو محمد معین الدین نصیر اللہ جیلانی (خلیفہ سید یوسف جیلانی بغداد مقدس) اور خادم دیوان عبد الرحمٰن شاہ قادری ہوائی جہاز سے حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے

المعلن۔ میمون حاجی سلیمان

اعلان برائے داخلہ

علم دوست طلباء کو اطلاع دیجاتی ہے کہ مرکزی مدرسہ علیمیہ انوار العلوم ملحقہ خانقاہ آباد دانیہ سرکاہی شریف ضلع مظفر پور کو تجربہ کار باصلاحیت مدرسین کی خدمات حاصل ہیں نیز مطبخ کا معقول انتظام ہے لہٰذا ذوالقعدہ کے اخیر ہفتہ تک طلبہ داخلہ کرالیں۔

قاری محمد امام بخش اور مولانا ذکاء اللہ صاحبان کو غیر ذمہ دارانہ رویہ اور تعلیمی تساہل کی بناء پر معزول کر دیا گیا ہے

المعلن۔ اراکین مدرسہ ھٰذا

عرس فقیہ اعظم علیہ الرحمہ گھوسی

بحمدہٖ تعالےٰ سابقہ روایات کے مطابق امسال بھی فقیہ اعظم ہند (مصنف بہار شریعت) کے عرس پاک کی تقریبات بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوئیں ۹ر جولائی کو بعد نماز عشاء اجلاس منعقد ہوا جسمیں ملک کے مشاہیر علماء کرام اور شعرائے عظام نے شرکت کی۔

۱۰ر جولائی کو بعد نماز فجر آستانہ امجدیہ میں قرآن خوانی ہوئی بعدہٗ متعدد علماء اور کثیر عقیدتمندوں کے جھرمٹ میں شاہزادہ صدر الشریعہ محدث کبیر علامہ شاہ ضیاء المصطفےٰ صاحب قبلہ سجادہ نشین کی خرقہ پوشی کی رسم ادا کی گئی بعد نماز ظہر جلوس چادر شریف قادری منزل سے بیشمار عقیدت مندوں کی معیت میں قبل نماز عصر مزار پاک پر حاضر ہوا۔ بعد نماز عشاء جامعہ امجدیہ رضویہ کے وسیع گراؤنڈ پر دوسرا اجلاس شروع ہوا جسمیں علامہ مفتی محمد اختر القادری صاحب بمبئی، علامہ فدا المصطفےٰ صاحب اعظمی علامہ محمد ادریس صاحب بستی، علامہ ارشد القادری صاحب جمشید پور نے اپنے خطابات سے نوازا۔ ۱۲ بجکر ۲۶ منٹ پر قل شریف کی رسم ادا کی گئی اور شب میں ۲ بجے صلوٰۃ و سلام اور حضرت سجادہ نشین صاحب کی دعاؤں پر عرس اختتام پذیر ہوا۔ اناؤنسری کے فرائض مولانا فدا المصطفےٰ صاحب نے انجام دیئے

علاء المصطفےٰ قادری جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی اعظم گڑھ

جشن افتتاح مدرسہ نظام العلوم رضویہ شیرانی آباد (راجستھان)

۱۱ر جولائی ۱۹۸۶ء کو بعد نماز جمعہ حضرت استاذ العلماء حضور مفتی اعظم راجستھان کے مبارک ہاتھوں تلاوت کلام اللہ و ہدیۂ عقیدت کے بعد مدرسہ نظام العلوم رضویہ کا افتتاح عمل میں آیا اور شب میں ایک جلسہ قبلہ مفتی اعظم کی زیر سرپرستی اور حضرت مولانا ظہور احمد صاحب اشرفی سربراہ اعلیٰ کل ہند سنی تبلیغی جماعت باسنی کی صدارت میں ہوا۔ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اشفاق حسین صاحب قبلہ مفتی راجستھان شیخ الحدیث دار العلوم اسحاقیہ جودھپور، مولانا شیر محمد خاں رضوی، مولانا ظہور احمد صاحب اشرفی مولانا محمد علی فاروقی سجادہ آستانہ ہاشمیہ جھنجھنوں مولانا ولی محمد خطیب جامع مسجد باسنی نے علم دین کی فضیلت پر تقاریر فرمائیں

مرسلہ۔ عبد الغفور خاں شیرانی شیرانی آباد ناگور راجستھان

بزم شمسی جمعیۃ الطلبہ کا انتخاب

۲۱ر جولائی ۱۹۸۶ء بروز اتوار مدرسہ تیغیہ شمس العلوم کے وسیع و عریض ہال میں حضرت علامہ مولانا ریاض حسین خاں شمسی ناظم اعلیٰ مدرسہ ہذا و جملہ اساتذہ کرام کی موجودگی میں اراکین بزم شمسی جمعیۃ الطلبا کا انتخاب ہوا

سرپرست حضرت علامہ مولانا عبد السلام صاحب مصباحی

صدر۔ مولوی و حافظ مجیب الرحمن خاں دلدار نگر غازی پور

نائب صدر حافظ و مولوی مجیب الرحمن مستھارا

سکریٹری۔ مجیب الرحمن دربھنگہ۔ نائب سکریٹری فیروز احمد خاں گڑسرا غازی پور (خازن) بدر عالم بھدوہی

مبصر۔ مولوی شمس الدین مدھوبنی۔ (مصلح، کلیم الدین بھاگلپور محصل) حافظ شمیم احمد خاں رکسہا شریف غازی پور

ناظم نشر و اشاعت اعجاز احمد خاں

داعی الی الخیر مولوی ارشاد احمد

نائب داعی الی الخیر۔ حافظ شمیم اختر دربھنگہ

منصرم:۔ لال جی یادو چپراسی مدرسہ ھٰذا

(المعلن) اعجاز احمد خاں ناظم نشر و اشاعت بزم شمسی

The Monthly Sunni Dunia Bareilly
Regd NO xl/// 7 (82) voi-3 Annugl Subcription rs 25-00
per Copy Rs 2-50 July 1986 44 Regd p.O No. B.R. 157

مرکزی دارالافتاء

۸۲ سوداگران رضانگر

بریلی شریف

فتویٰ نویسی بریلی کی شان ہے

الحمدللہ مرکزی دارالافتاء اس شان اور روایت کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ یہاں سے ہر سال ہزاروں مقامی۔ ملکی اور غیر ملکی فتووں کے جواب دیئے جاتے ہیں۔

اسٹاف دارالافتاء (۱) مفتی قاضی عبدالرحیم صاحب بستوی
(۲) مفتی محمد ناظم علی صاحب بارہ بنکوی

فتووں کی کثرت اور دارالافتاء کی مصروفیت کو دیکھتے ہوئے اسٹاف میں اضافہ کی ضرورت ہے۔ **لہٰذا** مخیر حضرات اس کی مدد اور اعانت کی طرف توجہ دیں۔

۱۔ عیدین اور دیگر مواقع پر زکوٰۃ۔ صدقۂ فطر۔ عشر وغیرہ جملہ رقوم سے اس کی اعانت فرمائیں۔
۲۔ کتب حدیث وفقہ اور افتاء سے متعلق دوسری کتب ورسائل دارالافتاء کو وقف کردیں۔
یا اور بھی جس جائز طریقے سے تعاون کرسکتے ہوں تعاون کریں اور صدقۂ جاریہ کا ثواب حاصل کریں۔

نوٹ مستفتی حضرات جواب طلب امور کے لئے لفافہ یا ڈاک ٹکٹ ضرور ارسال کریں۔
سوال خوشخط اور صاف کاغذ پر لکھیں۔ سائل کا نام اور پورا پتہ مع دستخط یا نشانی انگوٹھا سوال کے ساتھ ضروری ہے۔

ترسیل زر اور خط وکتابت کا پتہ

قائم مقام مفتی اعظم اختر رضا خاں ازہری مرکزی دارالافتاء سوداگران رضانگر بریلی شریف یو۔پی